



بیتناش خیر الرحمن
الہدیل الیقین الیقین



ہفت روزہ
لاہور
اہل تشدد
کاداعی

مرکز جمعیتہ
اہل تشدد
پاکستان
کارتھان

حسرت اللہ محمد داؤد غزنوی

حسرت اللہ محمد اسماعیل سلفی

شمارہ: 17

۱۱ تا ۷ رجب ۱۴۳۶ھ تا 7 مئی 2015ء

جلد: 46

کیا ہم دہشت گردوں کے حرمین میں داخلے کا انتظار کر رہے ہیں؟

امیر محترم پروفیسر شاجد میر



19 اپریل

تحفظ حرمین شریفین ریلی

دفاع حرمین شریفین ریلی

اہل حدیث کا حرمین شریفین سے والہانہ عقیدت کا اظہار

ہزاروں لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

قرآن و سنت
کی روشنی میں

غیر مسلم پٹھر سے تعلقات.....؟
ایک مسئلہ وراثت.....؟
بیوہ کا حق.....؟

حرمین شریفین کا پاسبان..... شاہ سلمان، شاہ سلمان

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

متاع دنیوی و متاع آخری

﴿رُبُّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثُ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَ حُسْنِ الْمَآبِ ۝﴾ (ال عمران)

”مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کردی گئی ہے جیسے عورتیں اور بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے گئے خزانے، نشان دار گھوڑے، چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور (جبکہ) لوٹنے کا چھانٹھنا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔“

انسان کے لیے یہ دنیا ایک دارالامتحان ہے اور یہ واحد ایسا امتحان ہے جس کے تمام سوالات امتحان نے بتلا دیئے ہیں تاکہ انسان ان سوالات کی روشنی میں تیاری کر کے جیت اور کامیابی کا حقدار ٹھہرے۔ آیت مذکورہ میں ان اشیاء و اسباب کی طرف اشارہ ہے جو انسان کو اس امتحان کے دوران تیاری سے غافل رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ دنیوی متاع اور خواہشات نفس سے مستفید ہونا ایک فطری بات ہے اور اسلام اس سے منع نہیں کرتا، لیکن صرف اسی کے حصول میں لگن رہنا اور خواہشات کا غلام بن کر مقصد حیات اور آخری وابدی متاع کو بھول جانا انسان کے لیے نقصان کا باعث ہے جس سے منع کیا گیا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں متاع دنیوی اور آخری کا موازنہ کر کے انسان کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اپنی ابدی کامیابی سے باخبر رہے:

﴿فَاَمَّا مَنْ طَغَىٰ ۖ وَ اَنْتَرُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ وَاَنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاوٰی ۖ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهٰوٰی ۖ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوٰی ۖ﴾

”اور جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہشات کی پیروی سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔“

حقیقت کو کھول کھول کر بیان کر دینے کے باوجود یہ حضرت انسان اللہ کی تنبیہ پر کان نہیں دھرتا اور دنیا میں ہی لگن رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اس رویے کے بارہ میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الاعلیٰ)

”لیکن تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو اگرچہ تمہارے لیے آخرت کی زندگی بہت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔“

گویا قرآن کریم نے بار بار انسان کو آگاہ فرمایا ہے کہ دنیوی متاع اور عارضی آرام میں جو ہو کر آخری متاع اور ابدی راحت سے غافل رہنا انسان کے شایان شان نہیں حقیقی فائدہ کے لیے عارضی راحت کو قربان کر دینا گھائے کا سودا نہیں ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ ان دونوں خیارات میں سے اس کو اختیار کرے جو اس کے لیے دائمی فائدہ اور راحت کا سامان فراہم کرے چاہے اس میں کچھ وقتی سکون کی قربانی ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

رجب کا مہینہ اور بدعات

قرآن وحدیث میں رجب کے مہینے کی کوئی امتیازی خصوصیت بیان نہیں ہوئی صرف اتنا ہی ہے کہ حرمت والے چار مہینوں میں سے رجب ایک مہینہ ہے۔ یہ بھی معروف ہے کہ رجب کے مہینے میں حضور اکرم ﷺ کو معراج ہوا مگر اس کے ثبوت کے لیے بھی کوئی صحیح اور مستند حدیث نہیں ہے۔ اس مہینے میں کوئی مخصوص عمل کرنے کا ثبوت بھی کتاب وسنت سے نہیں ملتا۔ 27 رجب کو معراج کا روزہ رکھنا اور اس مہینے میں کثرت سے روزے رکھنے کا ثبوت بھی نہیں ہے۔ ہاں اکثر لوگ ثواب سمجھ کر یہ کام کرتے ہیں۔ شب معراج کو مساجد میں چراغاں کیا جاتا ہے اور محافل نعت و مجالس وعظ منعقد کی جاتی ہیں۔ آتش بازی کا اہتمام کیا جاتا ہے یہ تمام امور خود ساختہ ہیں اور خود ساختہ اعمال پر ثواب مرتب نہیں ہوتا۔ ان رسومات سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بعض لوگ زیادہ اجر حاصل کرنے کے لیے رجب کے مہینے میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں حالانکہ زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے کوئی خاص مہینہ متعین نہیں ہے، زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے دو شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ایک سال گزر جائے اور دوسری شرط مال اپنی مقرر کردہ حد یعنی نصاب کو پہنچ جائے۔ اگر کسی کے مال پر رجب کے علاوہ کسی مہینے میں سال پورا ہوتا ہے تو وہ اس وقت زکوٰۃ دے گا لہذا رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ قرار دینا بھی قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

اہم واقعات: رجب کے مہینے میں بعض اہم واقعات رونما ہوئے ہیں مگر کسی کو بھی رسول اللہ ﷺ نے تہوار کے طور پر نہیں منایا۔ مثلاً رجب 6ھ میں حبشہ کی پہلی ہجرت وقوع پذیر ہوئی جس میں سیدنا عثمان سیدہ رقیہ سیدنا زبیر سیدنا عبدالرحمن بن عوف سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا شریک تھے۔ رجب میں ہی 10 نبوت میں حضور ﷺ کے چچا ابوطالب نے وفات پائی۔ رجب 2 ہجری میں نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن جحش کو ہر سیرہ بنا کر 12 مہاجرین کے ساتھ نخلہ کی جانب روانہ کیا۔ یکم رجب 9ھ میں نبی ﷺ نے 30,000 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تبوک کی جانب روانہ ہوئے۔ رجب 9 ہجری میں ہی شاہ حبشہ نجاشی فوت ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ 4 رجب 12ھ کو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق میں انبار کا علاقہ فتح کیا۔ 24 رجب 12ھ میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دومۃ الجندل فتح کیا۔ 5 رجب سن 15ھ کو جنگ یرموک کا فیصلہ کن معرکہ ہوا۔ اس معرکے میں رومیوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زائد فوجی مارے گئے۔ 22 رجب سن 60 ہجری بروز جمعرات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر زمام حکومت یزید نے سنبھالی۔ رجب 141ھ میں عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے شہر بغداد کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے واقعات رونما ہوئے۔ موجودہ دور میں جماعت اہل حدیث کے روح رواں علامہ احسان الہی ظہیر شہید رضی اللہ عنہ 22 رجب 1407ھ / 23 مارچ 1987 کو قلعہ چمچمن سنگھ لاہور میں ایک بم دھماکے میں شدید زخمی ہوئے اور 29 رجب 30 مارچ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور بقیعہ الغرقہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ ان تمام واقعات کی صحت کے باوجود شریعت کسی بھی واقعہ کو تہوار کے طور پر ثواب کی نیت سے منانے کی اجازت نہیں دیتی۔

پاکستان اپنی فوج سعودی عرب روانہ کرے!

یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ حرمین شریفین کا تحفظ، حرمت و تقدس اس کی پاسبانی اور عقیدت و محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب ہمارا محسن و مخلص برادر اسلامی ملک ہے جس سے ہمارے دیرینہ دینی و عقیدت اور مودت کے لازوال اور مثالی رشتے قائم ہیں اور وہ تمام مشکل حالات میں ہمیشہ ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرتا رہا ہے۔ ان دنوں وہ یمن میں حوثی باغیوں کی شورش کی وجہ سے دوست ملکوں سے تعاون کا خواہاں ہے۔ اس لیے کہ کئی طاغوتی طاقتیں اسے کمزور کرنے کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ مگر سعودی عرب کی سالمیت کے تحفظ کے لیے پاکستان کا بچہ بچہ کٹ مرنے کے لیے تیار ہے۔ باغیوں نے یمن کے دارالحکومت صنعاء اور اہم بندرگاہ عدن پر قبضہ کر لیا ہے اور حرمین کی سرزمین اور عالم اسلام کی عقیدتوں کا مرکز، سعودی عرب کو دھمکیاں دینا شروع کر رکھی ہیں کہ ان کا اگلا ہدف سعودی عرب ہے۔ ایسے حالات میں سعودی عرب نے پاکستان سے پہلی مرتبہ فوجی مدد مانگی ہے۔ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف متعدد بار اعلان کر چکے ہیں کہ سعودی عرب کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ اعلیٰ سطح کے باہمی فوڈ کے تبادلوں کے باوجود ابھی تک حکومت کی پالیسی واضح نہیں ہوئی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت، سعودی عرب کی واضح طور پر حمایت کرے اور پاک فوج بھیجنے کا اعلان کرے۔

اس امر سے سبھی آگاہ ہیں کہ سعودی عرب نے ارضی و سماوی آفات پر پاکستان کی بے پناہ مدد کی ہے۔ پھر عالمی سطح پر دونوں ممالک نے ہمیشہ مفاہمت اور دوستی کی روایت قائم رکھی اور ہمیشہ عالمی فورمز پر پاکستان کے کشمیر کے بارے میں موقف کی مکمل تائید کی۔ شاہ فیصل مرحوم نے کشمیر کے مسئلہ پر ہمیشہ زور دار موقف اپنایا۔ ۱۹۶۲ء میں جب انہوں نے مسند اقتدار سنبھالی تو انہوں نے پہلے ہی پالیسی بیان میں کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی بھرپور وکالت کی۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں کے دوران پاکستان کو سعودی عرب کی مکمل سیاسی، سفارتی، فوجی اور اقتصادی حمایت حاصل رہی اور سعودی عرب نے بھارت کی پاکستان کے خلاف جارحیت کو اپنے خلاف حملہ تصور کیا اور ہمیشہ سخت ترین الفاظ میں اس کی مذمت کی۔ چنانچہ سعودی عرب کی حمایت اور حرمین شریفین کے تقدس کے حوالہ سے امیر محترم بینیر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی کال پر ملک گوش برآواز ہو گیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اس کی ذیلی تنظیمات اہل حدیث یوتھ فورس وغیرہ نے پورے ملک میں کانفرنسوں، سیمینارز، جلسوں اور ریلیوں کا اہتمام کیا۔ سب سے بڑی اور مرکزی ریلی ۱۹ اپریل ۲۰۱۵ء کو تین بجے بعد دوپہر امیر محترم بینیر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں ناصر باغ سے شروع ہو کر چیئرنگ کراس پر اختتام پذیر ہوئی۔ جہاں ایک بڑے جلسہ کی صورت اختیار کر گئی۔ امیر محترم کے ساتھ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، نائب امیر مرکزی شیخ علی محمد ابوتراب، مولانا عبدالملک مجاہد و دیگر قائدین موجود تھے۔

دور دراز علاقوں سے احباب جماعت ۱۸ اپریل کی شام کو مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ لاہور پہنچنا شروع ہو گئے جن کے قیام و طعام کا معقول انتظام تھا۔ ۱۹ اپریل کی صبح ۹ بجے کے بعد جب ہم مرکز اہل حدیث پہنچے تو دیکھا کہ اہل حدیث یوتھ فورس کے درجنوں نوجوان، یوتھ فورس کی مخصوص وردیوں میں ملبوس ایک ڈسپلن کے ساتھ موجود تھے جنہیں صدر یوتھ فورس حافظ ذاکر الرحمن صدیقی اور سیکرٹری جنرل حافظ فیصل افضل شیخ سیکورٹی کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دے رہے تھے۔ ناظم دفتر یوتھ فورس عطاء الرحمن حقانی ضروری امور کے سلسلہ میں بے حد مصروف تھے۔ اس وقت ملک کے اطراف واکتاف اور دور دور دراز گوشوں سے اہل توحید کے کارواں کشاں کشاں چلے آ رہے تھے۔ اہل حدیث چوک (بقی چوک) سے ناصر باغ پھر چیئرنگ کراس تک تا حد نگاہ اہل حق کا جم غفیر پرچوں کے ساتھ رواں دواں تھا۔ گویا انسانوں کا ٹھائیں مارتا ہوا ایک سمندر تھا جو بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ اس روز یوں محسوس ہوتا تھا کہ تمام رستے مرکز اہل حدیث کے رستے سے ناصر باغ کی طرف جا رہے ہیں۔

ریلی میں علماء کرام جماعتوں کے ذمہ داران، طلبہ، کارکن اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے احباب جماعت شریک تھے جن کی آنکھوں میں سعودی عرب کا اشتیاق اور دلوں میں حرمین شریفین سے عقیدت و محبت اور اس کی پاسبانی کے لیے ایثار و قربانی کے جذبات موجزن محسوس ہوتے تھے۔ کارکنوں کے ہاتھوں میں کلمہ طیبہ والے لہلہاتے پرچم اور فلک شگاف نعرے بڑا دلولہ انگیز منظر پیش کر رہے تھے اور نوجوان نعرہ زن تھے..... ”اج تے ہو گئی..... وہابی وہابی“

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	یمن رافضی اور ہم کعبہ..... (خطبہ حرم)
9	شاہ سلمان بن عبدالعزیز..... زندہ باد
10	عظیم الشان دفاع حرمین شریفین ریلی
12	تحفظ حرمین شریفین ریلی..... لاہور
15	ملکت سعودی عرب کا نمایاں کردار
16	اختصاصی نظام کی چیرہ دستیائیں
18	یادِ رفکان..... مولانا امان اللہ مجاہد
19	تہرہ کتب
20	سعودی عرب کی حمایت میں ریلیاں
20	اخبار الجماعۃ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زینتہ کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-3772057 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadiith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
شش ماہی	300/- روپے
بڑے چھ ماہی	535/- روپے
بہتر فی مالک سے	5500/- روپے
نئی پرچہ	15/- روپے

بینیر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”السر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

”آج سے ہو گئی..... دہائی دہائی.....“ میرا دیر تیرا دیر..... ساجد میر ساجد میر“ جو کام بھی اللہ کی رضا کے لیے کیا جائے اس میں اس کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔ اتنی بڑی ریلی اتنے مختصر وقت میں اس کی تیاری پھر ریلی کے لیے مرکزی رابطہ کمیٹی کا صوبائی ضلعی اور شہری جماعتوں سے رابطہ اور جماعتوں کا حوصلہ افزا رد عمل جماعت سے گہری وابستگی کا ثبوت ہے۔ راقم الحروف اور مولانا عدیل احمد آزاد (پیغام نی وی) گاڑی پر چیئرنگ کر اس تک جانا چاہتے تھے۔ جب ہم مال روڈ پر انارکلی چوک کے قریب پہنچے تو وہاں گاڑیوں کے لیے رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں۔ ہم نے مال روڈ کی بگلی سڑکوں نیلہ گنبد اور ایڈورڈ روڈ سے جانے کی کوشش کی مگر وہاں بھی رکاوٹوں کی وجہ سے آگے نہ جاسکے۔ اس لیے مال روڈ پر ہی ریلی میں شریک رہے اور شرکاء کے جوش و خروش اور ایمان افروز نعروں سے محفوظ ہوتے رہے۔ کیونکہ ابھی تک یہ شمار لوگ پیدل ریلی میں شریک ہوتے جا رہے تھے۔ بلاشبہ یہ تاریخ کی بہت بڑی ریلی تھی۔ آخر میں ہم تمام احباب جماعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کسی بھی حوالہ سے ریلی کو کامیاب بنانے میں کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! آخر میں قائدین کے مختصر خطابات نذر قارئین ہیں۔

کیا ہم دہشت گردوں کے حریم میں داخل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ پروفیسر ساجد میر

میاں نواز شریف نے متعدد مرتبہ سعودی عرب کی حمایت کا جو اعلان کیا ہے اسے عملی جامہ پہنا میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے حکومت سے فوجی طور پر فوج سعودی عرب بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے اور حکومت سے سوال کیا ہے کہ کیا ہم دہشت گردوں کے حریم میں داخل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ حریم پر قبضے کا خواب دیکھنے والوں کو فہرزدان توحید کی خون کی دلیوں سے گزرنا پڑے گا۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ ہم اسلحہ کے زور پر مقامات مقدسہ پر قبضہ کر لیں گے تو یہ اس کی بھول ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے اتوار کے روز مال روڈ پر منعقدہ دفاع حریم شریفین ریلی کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ریلی ناصر باغ سے شروع ہوئی اور چیئرنگ کر اس میں آکر اختتام پزیر ہوئی۔ جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین نے خطابات کیے۔ ریلی کے شرکاء نے بیئرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جس پر سعودی عرب کے حق میں اور حوثیوں کے خلاف نعرے درج تھے۔ پروفیسر ساجد میر نے دفاع حریم شریفین ریلی کے شرکاء سے حریم شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کا حلف لیا۔ ریلی کے ہزاروں شرکاء نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حلف اٹھایا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ اگر پاک فوج حریم کے دفاع کے لیے نہ لگے گی تو ہم جانیں نچھاور کریں گے اور حریم کے تقدس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ اگر کسی نے بھی حریم شریفین کی طرف میلی آنکھ اٹھائی تو وہ آنکھیں نکال دی جائیں گی۔ پروفیسر ساجد میر نے ریلی کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کا دشمن اسلام اور پاکستان کا دشمن ہے۔

سعودی عرب کا دفاع پاکستان اور عالم اسلام کا دفاع ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ طالبان کو خوارج اور دہشت گرد کہنے والوں کی زبانیں آج یمن کے حوثی باغیوں کے بارے میں کیوں بند ہو گئی ہیں۔ بندوق کے زور پر آئینی حکومتوں کا تختہ الٹنے کی روایت ختم کرنا ہوگی۔ یمن کے باغیوں کے خلاف سعودی عرب آپریشن نہ کرتا تو آج خطہ عرب انارکلی اور فتنوں کی خوفناک آگ میں جل رہا ہوتا۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر مطالبہ کرتے ہیں کہ پاک فوج سعودی عرب روانہ کی جائے۔ سعودی عرب نے پاکستان سے پہلی دفعہ باضابطہ فوجی مدد مانگی ہے جبکہ ہم نے متعدد مرتبہ سعودی عرب سے امدادیں لے چکی ہیں۔ پاک فوج سعودی عرب بھیجنا سعودی عرب کا نہیں پاکستان کا اعزاز ہوگا۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ یمن کی قانونی حکومت کے خلاف حوثی باغیوں کی بغاوت اور ان کی طرف سے سعودی عرب کو دی گئی تازہ دھمکیاں اور ماضی میں ہونے والی سرحدی خلاف ورزیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ سعودی عرب یمن کی قانونی حکومت کی درخواست پر باغیوں کو کچلنے کے لیے مدد کر رہا ہے۔ یمن کی کشیدہ صورتحال انتہائی غیر معمولی ہے۔ وہاں ایک طرف ظالم ہیں اور دوسری مظلوم۔ سعودی عرب نے مظلوموں کا ساتھ دیا۔ جسکے رد عمل میں اس خطے میں کشیدگی پائی جاتی ہے۔ باغیوں کو بھی ایک ہمسایہ ملک مدد کر رہا ہے۔ جن کے عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ اس تناظر میں سعودی عرب کو بھی اپنی سلامتی اور خاص طور پر حریم شریفین میں ممکنہ طور پر فتنوں کے سر اٹھانے کے حوالے سے تشویش ہے۔

ایک پرامن سعودی عرب اور پرامن یمن عرب ممالک کے لیے ناگزیر ہے۔ اسی وجہ سے سعودی عرب نے پاکستان سے فوجی مدد مانگی ہے۔ جو ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ اسی لیے سعودی عرب اور پاکستان کی حکومتوں میں اس صورتحال پر سفارتی اور خارجہ سطح پر بات چیت چل رہی ہے۔ دونوں حکومتوں کے اعلیٰ سطحی وفد کے تبادلوں سے پیدا ہونے والی کچھ غلط فہمیاں جنم لی تھیں کافی حد تک دور ہو چکی ہیں۔ تاہم ابھی بھی حکومت کھل کر سعودی عرب کی فوجی مدد کی درخواست پر شش و پنج میں مبتلا ہے اور ابہام کا شکار ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت سعودی عرب کی کھل کر حمایت کرے اور پاک فوج بھیجنے کا اعلان کرے۔ یہ مطالبہ پاکستان کے عوام کے جذبات کا عکاس کرتا ہے۔ سعودی عرب پاکستان کا سب سے بڑا محسن ملک ہے۔ سعودی عرب صرف ایک عام ملک یا پاکستان کا ”دوست ملک“ ہی نہیں، دنیا بھر کے مسلمانوں کی مقدس سرزمین بھی ہے۔

جناب
مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مركز الدراسات الاسلاميه

ملاحان کابنی میاں جنس غازیوال پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com



تیزی نظر کے لیے ایک غلط وظیفہ

سوال پڑھ لکھ علماء کرام نظر کی تیزی کے لیے درج ذیل وظیفہ بتاتے ہیں: وظائف کی کتابوں میں بھی لکھا ہوتا ہے ﴿فَكشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ﴾ اسے سات مرتبہ پڑھ کر انگلیوں کے پوروں پر پھونک ماری جائے پھر انہیں آنکھوں پر پھیر لیا جائے تو ایسا کرنے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ اس کے متعلق وضاحت کریں۔

جواب درج بالا وظیفہ سورت ق کی آیت نمبر ۲۲ کا ایک حصہ ہے پوری آیت ترجمہ سمیت حسب ذیل ہے: ﴿لَقَدْ كُنْتُ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ﴾ ”بلاشبہ تو اس (قیامت کے) دن سے غافل رہا تو آج ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا ہے اور آج تیری نظر خوب تیز ہے۔“

قرآن وحدیث کے مطابق خود دم کرنا اور کسی بزرگ سے دم کروانا دونوں جائز اور مباح ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خود دم کرتے تھے اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے بھی تھے۔ شرعی دم کے لیے یہ شرائط ہیں کہ وہ کسی قرآنی آیت اور حدیث پر مشتمل ہو یا کم از کم کوئی ایسی عبارت پر مشتمل ہو جو اپنے اندر کسی جامع معنی پر مشتمل ہو اور اس میں شرکیہ الفاظ اور مہمل عبارت نہ ہو۔ پھر اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ معنوی طور پر اس کا اس بیماری کے ساتھ گہرا تعلق ہو جس کے لیے دم یا وظیفہ کیا جا رہا ہے۔ اس وضاحت کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ درج بالا آیت کریمہ کا آنکھوں کی بینائی اور نظر کی تیزی کے ساتھ کیا تعلق ہے جبکہ اس کا سابق و سابق ایک ایسے شخص سے متعلق ہے جو دنیا میں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان سے لاتعلق اور بے خبر رہا بلکہ وہ دنیا کی دلفریبی میں لگن اور مست رہا جب قیامت کے دن محاسبہ کا ذکر ہوتا تو فوراً اس کا انکار کرتا اس پر عمل کرنا تو درکنار ایسی بات سننا بھی گوارا نہ کرتا اسے قیامت کے دن کہا جائے گا: ”آج ہم نے تیری آنکھوں کے سامنے سے غیب کے پردے اٹھا دیے ہیں اور آج تجھے خوب نظر آ رہا ہے کہ وہ سب کچھ یہاں موجود ہے جس کی خبر انبیاء علیہم السلام دیتے تھے اور اب تجھے وہ تمام باتیں ٹھیک نظر آ رہی ہیں جن سے تو جان بوجھ کر غافل بنا رہا۔“

قارئین کرام! آیت کے مفہوم پر غور کریں اس کا نظر کی تیزی کے ساتھ کیا تعلق ہے کہ اسے بینائی کے لیے بطور وظیفہ پڑھا جائے؟ ہمارے ہاں اس طرح کے دیگر دم اور وظیفے چلتے ہیں جنہیں جاہل عملیات والے اختیار کیے ہوتے ہیں۔ مثلاً

✽ جائز اور ناجائز اسقاط حمل کے لیے درج ذیل آیت دم وظیفے یا تعویذ کے طور پر دی جاتی ہے: ﴿وَالْقَتَّ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ﴾ (الاشقاق: ۴) ”اور جو کچھ زمین کے اندر ہے اسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی۔“

✽ بچوں کی پیدائش روکنے کے لیے درج ذیل آیت لکھ کر تعویذ لگانے کے لیے دیا جاتا ہے: ﴿قِيلَ يَا زُحْلُ اُبْلَعِيْ مَاءَ كَ وَ يَسْمَاءُ اُقْلَعِيْ﴾ (ہود: ۴۳) ”حکم دیا گیا اے زمین! تو اپنا سارا پانی نگل جا اور اے آسمان اب تو تھم جا۔“

آخر ان آیات کا اسقاط حمل اور افزائش نسل کو روکنے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اس بناء پر ہم کہتے ہیں کہ بیمار اور مصیبت زدہ حضرات ایسے جاہل عاملین سے ہوشیار رہیں مبادا بیماری اور مصیبت دور کرتے کرتے اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ہمارے نزدیک اس طرح کے وظائف جہالت پر مبنی ہیں ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

مسئلہ وراثت

سوال میرے ایک عزیز فوت ہوئے ہیں پسندگان میں سے بیوہ مادری بہنیں بھانجا اور چچا کا بیٹا زندہ ہے۔ اس کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟ کیا بھانجا بھی اس تقسیم میں حقدار ہوگا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

جواب مرحوم کی اولاد نہیں اس لیے اس کی بیوہ کو کل جائیداد سے چوتھا حصہ ملے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری بیویوں کا تمہارے ترکہ سے چوتھا حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

مرحوم کی مادری بہن کو کل ترکہ سے چھٹا حصہ ملے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اگر وہ مرد یا عورت بے اولاد بھی ہو اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں مگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔“ (النساء: ۱۲)

اس آیت کریمہ میں جملہ مفسرین اہل علم کا اتفاق ہے کہ مذکورہ بہن بھائی سے مراد مادری بہن بھائی ہیں کیونکہ حقیقی یا پدری بہن بھائیوں کا ذکر اس سورت کے آخر میں آ رہا ہے۔ مقررہ حصہ لینے والوں کے حصے دینے کے بعد جو باقی بچے وہ چچا کے بیٹے کو ملے گا جیسا کہ حدیث میں اس امر کی صراحت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقررہ حصہ لینے والوں کو اس کے حصے دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کے لیے ہے۔“ (بخاری: الفرائض: ۶۷۳۵)

میت کے بھانجے کو کچھ نہیں ملے گا، وہ محروم ہے۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے بارے میں اسے تین حصے بیوہ کو دو حصے مادری بہن کو اور باقی سات حصے بچا کے بیٹے کو دے دیے جائیں۔

میت کی کل جائیداد کے 12 حصے			
بیوہ	مادری بہن	بچا کا بیٹا	بھانجا
1/4	1/6	بانی ماندہ	محروم
3	2	7	X

واللہ اعلم!

غیر مسلم نیچر سے تعلقات

سوال

میرے ساتھ کچھ نیچر عیسائی ہیں جو سکول میں پڑھاتے ہیں، بعض اوقات ان کے ساتھ بیٹھ کر چائے پینے کا موقع آتا ہے پارٹی کے وقت ان کے ساتھ بیٹھنے ہوئے ان کے استعمال شدہ برتن بھی استعمال کرنا پڑتے ہیں۔ اس سلسلہ میں رہنمائی کریں کہ ہم ان سے کس قسم کے تعلقات رکھ سکتے ہیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں؟

جواب

عام طور پر تعلقات کی چار اقسام حسب ذیل ہیں:

- ❖ **موالات**..... یہ ایسا باہمی تعلق ہے جس میں ایک دوسرے کے لیے محبت کے جذبات ہوتے ہیں، اس قسم کا تعلق مسلمانوں کا باہمی طور پر ہونا چاہیے، غیر مسلم کے ساتھ یہ تعلق جائز نہیں۔
- ❖ **مواہرات**..... دینی عقائد سے قطع نظر محض انسانی ہمدردی کے طور پر ایک دوسرے سے خیر خواہی اور غم خواری کرنا، یہ کفار کے ساتھ جائز ہے بشرطیکہ وہ مسلمانوں سے برسرِ پیکار نہ ہوں۔
- ❖ **مدارات**..... ظاہری طور پر خوش اخلاقی سے پیش آنا، کفار کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی شرعی فائدہ ہو۔ مثلاً انہیں اسلام کی طرف مائل کرنا یا ان کے شر سے محفوظ رہنا۔

❖ **معاملات**..... کاروبار تجارت یا ملازمت کرنا، اسی طرح کسی غیر مسلم کو گھر کی صفائی کے لیے تنخواہ پر رکھنا وغیرہ اگر کوئی شرعی حرج نہ ہو تو غیر مسلم کے ساتھ معاملات کیے جاسکتے ہیں۔ اس وضاحت کے بعد ہمارا دین اسلام انسانیت سے نفرت نہیں سکھاتا۔ انسان ہونے کے ناطے سے دوسرے انسانوں سے ہمدردی اور حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ دورِ حاضر میں اس طرح کی ضرورت عام ہے کہ مسلمانوں کو غیر مسلم اداروں میں یا اس کے برعکس کام کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ انہیں دفاتر میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا پینا پڑتا ہے۔ بلکہ ایک دوسرے کے برتن استعمال کرنے کی نوبت بھی آسکتی ہے۔ غیر مسلم اگر صفائی اور نظافت کا خیال رکھتا ہے تو اس کے ساتھ کھانے پینے میں چنداں حرج نہیں۔ اگر قابلِ اعتماد ہے تو اس سے کھانا پکوا یا بھی جاسکتا ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق ایک مسلمان کو غیر مسلم کے ساتھ ایک میز پر کھانا جائز ہے۔ ضرورت پڑنے پر ایک پلیٹ میں کھانا بھی جاسکتا ہے البتہ انہیں ہمیشہ کے لیے ہم نوالہ، ہم پیالہ بنانا دینی مصلحت کے خلاف اور ناجائز ہے۔ صورتِ مسئلہ میں اگر کوئی مسلمان نیچر کسی غیر مسلم کے ساتھ بیٹھ کر چائے پیتا ہے یا کسی پارٹی میں ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے تو شرعی طور پر اس میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم!

بیوہ کا حق

سوال

ہمارے بھائی فوت ہو گئے ہیں، ان کی بیوہ نے آگے نکاح کر لیا ہے ایسے حالات میں وہ بھائی کی جائیداد سے اپنا حق وصول کر سکتی ہے؟ جبکہ بھائی کی اولاد نہ ہے پس اندگان میں ہم دو بھائی اور ایک بہن موجود ہے اس کی بارہ کنال زرعی زمین ہے، حصوں کی وضاحت فرمادیں۔

جواب

بیوہ جب عقد ثانی کرتی ہے تو یہ اس کا حق ہے۔ اس نے کوئی ناجائز کام نہیں کیا جس کی بناء پر اسے شرعی وراثتی حق سے محروم کر دیا جائے۔ جب اس کا خاندان فوت ہوا تو یہ اس کی بیوی تھی۔ اس لیے وہ اپنے خاندان کے ترکے سے اپنا حق وصول کرنے کی مجاز ہے۔ چونکہ اس کی کوئی زریہ نہ یا مادنیہ اولاد نہیں ہے اس لیے بیوہ کو خاندان کی جائیداد سے چوتھا حصہ ملتا ہے۔ بیوہ کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے وہ دو بھائی اور ایک بہن اس طرح تقسیم کریں کہ بھائی کو بہن سے دو گنا حصہ ملے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اگر کئی بھائی بہنیں ہوں تو عورتوں کا اکہرا اور مردوں کا دوہرا حصہ ہوگا۔“ (النساء: ۱۷۶)

صورتِ مسئلہ میں بیوہ کو ۴/۱۱ اور باقی ۳/۱۱ دو بھائیوں اور ایک بہن میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ سہولت کے پیش نظر ترکہ کے بیس حصے کر لیے جائیں، ان میں سے پانچ بیوہ کو چھ چھ دونوں بھائیوں کو اور تین حصے بہن کو دے دیے جائیں۔ چونکہ ترکہ بارہ کنال زرعی زمین ہے اسے مرلوں میں تبدیل کر کے تقسیم کیا جائے۔ یعنی اس کے ۲۴۰ مرلوں کو تقسیم کیا جائے۔ ۶۰ مرلے بیوہ کو ۲۰ مرلے ایک بھائی کو اور ۲۰ مرلے دوسرے بھائی کو۔ اسی طرح ۳۶ مرلے بہن کو دے دیے جائیں۔

بہر حال بیوہ کو اس کے خاندان کی جائیداد سے پورا حق دیا جائے۔ اسے اس بناء پر محروم نہ کیا جائے کہ اس نے عقد ثانی کر لیا ہے۔ عقد ثانی کرنا جائیداد سے محرومی کا سبب نہیں۔ اگر اسے بلاوجہ محروم کیا گیا تو قیامت کے دن اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔ واللہ اعلم!

میکس..... رافضی اور ہم کعبہ

ترجمہ

جناب محمد عاطف الیاس

نظروں

جناب حافظ عبدالحمید ازہر



حمد وثناء کے بعد!

بہترین بات اللہ کا کلام ہے۔ بہترین طرز زندگی محمد ﷺ کا طرز زندگی ہے جبکہ بدترین امور دین میں نئی ایجادات ہیں۔ اس طرح ہر نئی ایجاد بدعت ہے۔

جان رکھو کہ اللہ کا تقویٰ بہترین زاد راہ اور اعلیٰ ترین غایت ہے۔ فتنوں سے بچنے کی پناہ گاہ ہے اور اللہ کے بعد اسی پر اعتماد ہے۔ اللہ نے اس کی تلقین اولین و آخرین کو فرمائی ہے۔ فرمایا:

﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ﴾ (النساء: 131)

”تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔“

سنجیدہ معاشرے کی خاصیت ہے کہ وہ اپنے استحکام، توازن اور وحدت کی بنیادیں محفوظ رکھنے کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانے

کے لیے ہر وقت چوکنا اور تیار رہتا ہے۔ صلاحیت خواہ دینی ہو یا ثقافتی، سیاسی ہو یا معاشی، وہ اسے اندرونی یا بیرونی امن و امان کی حفاظت پر لگانے سے کبھی نہیں کتراتا اور نہ اس کے معاملے میں کوئی کوتاہی برتتا ہے۔

ہاں! اللہ کے بندو! یہ حفاظت کسی معاشرے کی اولین ترجیح نہ ہو جسکے بدلے وہ کوئی قیمت قبول نہ کرے اور نہ اس میں کسی شک یا وہم کا شکار ہو تو وہ معاشرہ ایسی غفلت میں پڑ جاتا ہے کہ جس کے بعد سمجھ بوجھ کی توقع ہی باقی نہیں اور ایسی بے پروائی کا شکار ہوتا ہے کہ جس کے بعد ہوشیاری و بیداری کا کوئی سوال نہیں۔ یوں وہ بد نظمی و انتشار کا شکار ہو جاتا ہے کہ ان امور کے نتیجے میں کسی بیرونی دشمن کے لیے آسان نوالہ بن جاتا ہے جو اس

لازم ہے جو لوگوں کے حقوق ادا کرے، ان کے دین کی حفاظت کرے اور ان کے دشمنوں کو ان سے دور رکھے۔ اس امت کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ دنیا کا پہلا گھر عطا فرما کر اس پر احسان فرمایا ہے۔ اسی باکمال کعبے کی طرف لوگ پیدل اور سوار ہر دور دراز علاقے سے چلے آتے ہیں۔ یہ بیت قدیم بلند ارکان ہے، مضبوط بنیادوں والا ہے اور ایسا گھر ہے جو کہ ہر زمان و مکاں پر غالب ہی آیا ہے۔

تاہم تاریخ کے بعض ادوار میں یہ کعبہ بھی حاسدوں کے حسد سے اور لالچیوں کی لالچ زدہ نظروں سے محفوظ نہیں رہا۔ تخریب کاری کے ہاتھ وقتاً فوقتاً اس کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کعبۃ اللہ کی رعایت اور مسجد نبوی کی نگہبانی کا موقع اس ریاست کو عطا فرمایا۔ تب سے اس ریاست نے حریم کو ہر طرح سے محفوظ و مامون رکھا۔

تاہم بغض و حسد سے بھرے دلوں اور بد مقصد لوگوں پر یہ نعمت بہت گراں گزری اور وقتاً فوقتاً ان کی لالچ بھری دھمکیاں سنائی دیتی رہیں۔ صرف اس لیے کہ حریم کی پاسبانی ان کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ اس لیے وہ تخریب کاری کی نیت رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے قبلے اور آپ ﷺ کی جائے اسراء میں استحکام و استقرار نہ رہے۔

حسد بھری ان دھمکیوں کے ذریعے وہ چاہتے ہیں کہ بیت اللہ کی حرمت پامال کریں جس طرح پہلے بھی چوتھی صدی ہجری میں ماہ حرام میں مفسدین نے اس کی حرمت پامال کی تھی، انھوں نے حاجیوں کا خون بہایا اور کم و بیش تیس ہزار حاجیوں کو مار ڈالا، ستم ظریفی دیکھیے کہ بعض کو تو صفا مردہ کے درمیان قتل کیا گیا۔ پھر کعبے کا دروازہ

پر آنے والے مصائب کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے یا کسی اندرونی منافق فرد کے ہاتھوں اس کا خاتمہ ہوتا ہے جو اس کا حصہ ہونے کے باوجود کسی دوسرے کی حمایت کرتا ہو، اور معاشرے کے جسم کو اندر سے دیمک کی طرح عرصہ دراز سے کھا رہا ہو اور مصیبت کے اوقات کو اپنے لیے غنیمت جانتا ہو۔

سمجھدار معاشرہ وہی ہے جو اندرونی و بیرونی دشمن میں فرق نہ کرے۔ اس کے حاکم اور عوام ہر طرح کے دشمن سے اپنی حفاظت اولین فرض سمجھتے ہیں کیونکہ امن و سلامتی کی ضرورت میں تو کوئی حاسد یا دشمن ہی شک کر سکتا ہے۔

کسی معاشرے کا جنگوں سے محفوظ ہونا نعمت

تاہم تاریخ کے بعض ادوار میں یہ کعبہ بھی حاسدوں کے حسد سے اور لالچیوں کی لالچ زدہ نظروں سے محفوظ نہیں رہا۔ تخریب کاری کے ہاتھ وقتاً فوقتاً اس کی طرف بڑھتے رہے

خداوندی ہے کہ جس کا شکر لازم ہے۔ بے حد رحم اور شفقت فرمانے والے کی مہربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَا يُلَاقُ قَوْلُنَا إِلَّا فِيهِمْ رَحَلَةً الشَّيْءِ وَالصَّبِيحِ ۖ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۚ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۝﴾

”چونکہ قریش مانوس ہونے (یعنی جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس لہذا ان کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا۔“

اللہ کے بندو! انہی مقاصد کے پیش نظر اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ ایسے حکمران کی تقرری

اکھیرا گیا، کعبے کا حسین لباس سلب کر لیا گیا اور حجر اسود کو بائیس سال تک چھپائے رکھا۔ یہاں تک کہ اس زمانے کے فقہاء، مناسک حج کی کتابوں میں یہ لکھتے رہے: طواف کے دوران حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا مستحب ہے اگر وہ پایا جائے۔ یہاں تک کہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے حجر اسود کو دوبارہ لوٹا دیا۔

اللہ کے بندو! یہ سب ان گروہوں کا کیا دھرا تھا جن کا اسلام سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلادِ حرمین آج بھی اس طرح کے گروہوں اور لاپچی نگاہوں سے محفوظ نہ رہ سکا۔ یاد رہے کہ یہ ملک کسی گروہ یا مسلک کا ملک نہیں۔ یہ کسی گروہ کا ملک کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ تو ایک مشرق اور مغرب میں پھیلی امتِ اسلامیہ کا حصہ ہے۔ بلادِ الحرمین کی قیادت اس ذمہ داری کو خوب سمجھتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے

جو ایک حلیم انسان کے غصے اور حکیم آدمی کے صبر سے عبارت ہے۔ کیا خوب کہا عربی کے قدیم شاعر نے کہ اس کا کلام اسی موقع کے لیے کہا گیا محسوس ہوتا ہے: ”اے گلے کے غدد میں مبتلا انسان! کیا تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہمیں جنگ کا کچھ تجربہ نہیں، حالانکہ ہم جنگ کے شیر ہیں! اگر ہم جنگ کے قابل نہیں تو کون جنگ کر سکے گا؟ ہمارے سوا وہ کون ہے جو صبح و شام جنگ کیلئے تیار رہتا ہے؟ ہمیں جنگ سے یوں ڈراتے ہو جیسے ہمارے دلوں کے ساتھ جنگ باندھ نہ دی گئی ہو!“

یہ جنگ اب واجب ہو چکی ہے۔ اسے بیدار ضمیر دھکیل رہا ہے۔ دراصل یہ ان شہسواروں کی وار ہے جو حرمین کے دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، جو

”عاصفۃ الحزم“ تو سرکش بے لگاموں کی لگام ہے۔ یہ حرمین شریفین کی حمایت و حفاظت ہے۔ لاپچی ہاتھوں کے کھیل سے اس کا بچاؤ ہے۔ یہ جنگ حکمت اور ایمان کی سرزمین میں مظلوم بے یار و مددگاروں کی نصرت و مدد ہے۔

کندھوں پر رکھا ہے کہ مسلمانوں کے قبلے کی حفاظت کرے اور آپ ﷺ کے دارالہجرہ کی نگہبانی کرے۔ آپ ﷺ کے اس قول کو بھی وہ خوب سمجھتی ہے کہ:

”دشمن سے مقابلے کی تمنا کبھی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت ہی کا سوال کرو۔ مگر جب مقابلہ سر پر آ پڑے تو ثابت قدمی سے کام لو۔“

وہ یہ بھی بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ کچھ لوگ جھاگ پر جھاگ منہ میں لاتے ہیں، انواہیں پھیلاتے اور پروپیگنڈا کرتے ہیں اور جو منہ میں آتا ہے بکتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ اس ملک میں انارکی پھیلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، اس کا امن و امان ختم کرنے کے لیے چالیں چلتے ہیں۔ ان چالوں کا سرغنہ ایک معلوم گروہ ہے جس کی کچھ دوسرے گروہ مدد کر رہے ہیں اور غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ بلادِ الحرمین اپنا دفاع کرنے کے قابل نہیں، مشکلات میں فیصلے کرنے کے قابل نہیں!

ایسے لوگوں نے عوام کو ایک تاریک سیاہ رات سے ڈرا رکھا ہے جس میں وہ ہمارے عقیدے، بنیادوں اور مقدسات کو نشانہ بنائیں گے۔ اس خوف و ہراس کو ختم کرنے کے لیے بتوفیق الہی ”عاصفۃ الحزم“ شروع کیا گیا

سرزمینِ یمن کی قدر و قیمت بھی جانتے ہیں، جانتے ہیں کہ یمن تو ایمان و حکمت کی سرزمین ہے۔ مگر افسوس کہ یہ سرزمین گروہ بندی کی وجہ سے ظلم و تشدد کا سامنا کر رہی ہے۔ اس ظلم و ستم نے اسے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور ہر شے کو تہس نہس کرنے کی نوید سنارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل یمن کو امن و امان سے رکھے! اللہ ان سے اور ان کی سرزمین سے دل ہلا دینے والی اور آنکھ اشکبار کر کرنے والی مصیبتیں رفع فرمائے! وہ اہل یمن ہی تو ہیں جن کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان ہر شخص کی زبان پر عرصہ دراز سے ہے کہ: ”حکمت تو یمنی ہے۔“

”عاصفۃ الحزم“ تو سرکش بے لگاموں کی لگام ہے۔ یہ حرمین شریفین کی حمایت و حفاظت ہے۔ لاپچی ہاتھوں کے کھیل سے اس کا بچاؤ ہے۔ یہ جنگ حکمت اور ایمان کی سرزمین میں مظلوم بے یار و مددگاروں کی نصرت و مدد ہے۔

”طوفانِ جنگ خطبوں سے کہیں زیادہ بلند ہے اور سخت و بروقت فیصلے ہمارے سربراہوں کی خصلت ہے۔ پڑوسی ہونے کے باوجود اس ہاتھ نے

ہمارے ملک کے ساتھ خیانت کی جس سے ہم ادب و احترام کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے۔ ہم ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرتے رہے لیکن اس کی وجہ کمزوری نہ تھی۔ اب وہی ہاتھ لگائی بجھائی کرنے لگے۔ پھر فیصلے کے آسمان پر عقابوں کی مانند جہاز پھیل گئے جو افق میں بادل کی طرح نظر آنے لگے۔ اس کعبے کی حفاظت کرنے لگے جس کے پروردگار کے سامنے ساری مخلوق سر بسجود ہے۔ ان بلند حوصلہ جاناہوں کو کسی شے نے نہ ڈرایا بلکہ شہابوں کی طرح دشمن پر برسنے لگے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اور بڑھتے جاؤ۔ بالیقین، اس کی طرف سے آپ کو فتح یابی اور مدد حاصل رہے گی!“

اے اللہ! اہل یمن کے حالات کی اصلاح فرما! اے سارے جہاں کے پروردگار! اہل یمن کو حق پر اکٹھا فرما! مسلمانوں کے ملکوں کی ہر دشمن سے حفاظت فرما! بلادِ حرمین شریفین کی ہر بغض رکھنے والے مکار سے حفاظت فرما! مسلمانوں کے تمام ملکوں سے حفاظت فرما!

”یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ“ (ال عمران)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد!

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن معدی کرب سے جنگ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: اگر شدت اختیار کر جائے تو انتہائی بذائقہ، جو اس میں صبر کرے، بچانا جائے اور جو اس میں بزدلی دکھائے، تباہ ہو جائے۔ شاعر نے خوب کہا:

”جنگ ابتدا میں حسین نوجوان لڑکی لگتی ہے جو ہر بے خبر کے سامنے اپنی زینت دکھاتی ہے۔ جب شدت اختیار کر جائے، میدان گرم ہو جائے تو یہ بیوہ بڑھیا بن نکلتی ہے۔ سفید بال، ناپسندیدہ

رنگ والی بن جاتی ہے۔ دیکھنے والے کو گھن آتی ہے۔ سو گھنے یا قریب جانے سے سلامتی عزیز تر نظر آتی ہے۔“

بلا حرمین کی اللہ حفاظت فرمائے! اس نے ”عاصفہ الحرم“ کی ابتدا کی ہے۔ یہ جنگِ راصل ایک حلیم کا غضب ہے۔ سفہاء کی زیادتیوں نے اس کی حلیمی ختم کر ڈالی۔ یہ دراصل ایک صبر کرنے والے کا حکمت بھرا اقدام ہے۔ حاسدوں کی دھکیوں نے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا ہے۔ اس کا حال تو شاعریوں بیان کرتا ہے:

”ایسا جنگجو ہے کہ اگر اسے جنگ کا ٹے تو یہ اس کو چبا ڈالتا ہے اور اگر جنگ اپنی بنڈال کھول لے تو یہ بھی پنڈلی کھول کر تیار ہو جاتا ہے۔ اللہ کے بندو! ہمارا فرض ہے کہ ذہن نشین کر لیں کہ مال کی طرح جنگ کے بھی کچھ چور ہوتے ہیں۔“

اللہ کے بندو! جنگ کے چور امن وامان، وحدت و اتحاد اور فتح و کامیابی چرا لیجاتے ہیں، امت کی بدخواہ، ڈرانے اور ہمتیں پست کرنے والے ان چوروں کے سردار ہیں! ایک طرف بلا حرمین کی نصرت و توفیق پر حسد کرنے والے ہیں جبکہ دوسری طرف پرانا کینہ پرور جو اندرونی اور بیرونی منافقوں کے حال میں جھلکتا ہے۔ نہ یہ (عاصفہ الحرم) کی کامیابی چاہتے ہیں اور نہ جنگ کا خاتمہ انہیں خوش کرتا ہے۔ بلا حرمین کا تو خطرے میں ہے اس کا عقیدہ، اس کا امن وامان اور اس کے مقدسات دشمنوں کے حملوں کی زد میں ہیں۔

اگر جنگیں کبھی ایسی ضرورت بن سکتی ہیں کہ ان سے بچنا مشکل ہو تو حرمین شریفین تو ایسے بابرکت ہیں کہ جن کی حفاظت لازم ہے۔

”اگر نیزوں کے علاوہ کوئی سواری ہی نہ ہو تو انہی پر سوار ہونے کے سوا کیا چارہ ہے؟“

بلا حرمین اللہ کی توفیق سے حاسدوں اور بد ارادہ لوگوں کے سامنے ایک مضبوط قلعہ ثابت ہوگی۔ یہ ایسی چٹان ہوگی کہ جس پر حقیر مقاصد کے حاملوں کے سینگ ٹوٹ جائیں۔ تاہم لازم ہے کہ اللہ کے فضل و کرم پر، اتحاد و اتفاق پر اور تفرقے سے بچاؤ پر اس کا شکر ادا کریں۔ سچ کہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَ

يُكَثِّرْ أَفْئِدًا مَّكْرَهُ﴾ (محمد)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جمادے گا۔“

اے اللہ! دین کی وجہ سے مغلوب لوگوں کی ہر جگہ مدد فرما! اے اللہ! فلسطین میں ان کی مدد فرما! اے اللہ! فلسطین میں ان کی مدد فرما! اے اللہ! فلسطین، شام، یمن اور اے رب العالمین! تمام ممالک میں ان کی مدد فرما! آمین!



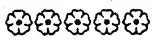
اداریہ

بیت

پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ معاملہ صرف ارض مقدس کے تقدس و حرمت اور اس کے تحفظ تک ہی محدود نہیں، معاملہ تو یہ بھی ہے کہ سعودی عرب تنہائی کے اس دور میں پاکستان کا مخلص ترین اور بے لوث دوست، محبت اور سب سے بڑا معاون ملک ہے۔ پاکستانی ملک و قوم کے ہر کڑے اور مشکل وقت میں سعودی عرب نے پاکستان کا کھل کر ساتھ دیا ہے۔ جب بھی پاکستان پر کوئی ارضی و سماوی آفت آئی، سعودی عرب کے حکمران اور شہری اپنا دل اور ہاتھ نہیں کھول کر آگے بڑھے اور ہمارے ڈکھوں کو شکھوں کے جلوے سے ہمکنار کر دیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر جافظ عبدالکریم نے کہا کہ سعودی عرب اور حجاز مقدس پر بری نظر رکھنے والے یمن کے راستے، تخریب کاری اور دہشت گردانہ کارروائیوں کو بڑھا رہے تھے، اور بڑھکیں مار رہے تھے کہ ”ہم مکہ و مدینہ پر قبضہ کر کے چھوڑیں گے۔“ ایسے میں سعودی عرب نے اپنی سلامتی اور حرمین شریفین کے تحفظ کی خاطر، اپنے دشمنوں اور اپنے پڑوسی ملک یمن کے باغیوں کے خلاف (دیگر عرب ممالک کے اتحاد سے) کارروائی کی ہے اور پاکستان کی طرف بھی نگاہ اٹھا کر دیکھا ہے تو پاکستان کو آگے بڑھ کر اپنے مخلص و معاون دوست کے کندھے کے ساتھ کدھا ضرور ملانا چاہئے! وزیر اعظم میاں نواز شریف نے متعدد مرتبہ سعودی عرب کا ساتھ دینے کا جو اعلان کیا ہے اسے عملی جامہ پہنائیں۔ سعودی عرب کا ساتھ دینے کا فیصلہ ہر طرح اور ہر لحاظ سے قابل تحسین اور بہترین ہے۔

یہ فیصلہ حب الوطنی کا بھی مظہر ہے اور حجاز مقدس کی محبت سے بھرپور بھی ہے۔ خدا نخواستہ اگر مشکل وقت میں آج پاکستان سعودی عرب سے الگ رہتا تو انہیں فرق نہ پڑتا البتہ ہمارا مخلص دوست بھی ناراض ہو جاتا اور پھر

(خدا نخواستہ) کسی مشکل مرحلے میں ہم کس کی دوستی کے منتظر رہتے؟ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نائب امیر اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ حوثیوں نے یمن میں طاقت کے حصول کے لیے منظم بغاوت کی ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنے کے بجائے ”سفارت خانوں“ کو خوش کرنے کی فکر میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر مسلم ممالک کا اتحاد بنانے کے بجائے سعودی عرب کو تنہا کرنا چاہتے ہیں ہم ان شاء اللہ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ ریلی کے شرکاء نے سعودی عرب کے حق میں نعرے بلند کیے اور لبیک یا حرمین کے نعرے بھی لگائے۔ ریلی میں مولانا علی محمد ابوتراب، مولانا عبدالرشید حجازی، حافظ عبدالستار حامد، مولانا عبدالملک مجاہد، مولانا نعیم بٹ، رانا شفیق خاں، سپرو، میاں محمود عباس، مولانا عبدالباسط شیخوپوری، رانا انصر اللہ خاں، امتیاز مجاہد، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ یونس آزاد، حافظ بابر فاروق رحیمی، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی علامہ طارق محمود یزدانی، حافظ حسن محمود، حافظ شاہد امین، حافظ عبدالرحمن آزاد، حافظ اکبر جاوید، ڈاکٹر طارق عباس، مولانا محمد طیب معاذ، قاری محمد حنیف ربانی، پروفیسر سعید کلیری، چوہدری یسین ظفر، مولانا عتیق اللہ سلفی، مولانا عبداللہ احمد، حافظ مقصود احمد، مولانا انس مدنی، مولانا سید عتیق الرحمن شاہ، ملک محمد سلیمان، پروفیسر عبدالرحمن شارق، حافظ عبدالحمید عامر، قاری تنویر قمر، حافظ عثمان شاکر، مولانا فضل الرحمن، حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ، مولانا مبشر مدنی، حافظ عبدالعظیم یزدانی، ملک ذوالقرنین ڈوگر، حکیم سلیمان اظہر، عبدالسمیع عاصم، حافظ ظفر اللہ، مولانا سرفراز، مولانا محمد دین ندیم، حافظ عبدالجید بٹ، بشیر انصاری، ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر، مولانا عبدالغفور طاہر، قاری یسین طہ، ملک محمد یعقوب، مفتی کفایت اللہ شاکر، قاری محمد ایوب چنیوی، حافظ عمران عریف، پروفیسر نجیب اللہ طارق بھی موجود تھے۔



تقریری

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کے امیر رانا محمد نصر اللہ خاں نے اعجاز احمد شاکر کو مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کا سیکرٹری اطلاعات مقرر کیا ہے۔

شاہ سلمان بن عبدالعزیز

زندہ باد!

جناب حافظ الیاس اثری
شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ
گورنوالہ

دیا کہ ہاں۔ سیدہ ہاجرہ نے سن کر فرمایا کہ [اذا لا یضیعنا] پھر آپ جائیں، ہمیں آپ کی کوئی پروا نہیں، وہ مالک ہمیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ واپس مڑ کر ایک پہاڑی کے پیچھے کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر دعا مانگی ﴿رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ سیدنا خلیل اللہ نے اپنی دعا کے آغاز میں اپنے بچے اور اس کی والدہ کی بے بسی اور خستہ حالی کا ذکر کرنے کے بعد سب سے پہلے جو دعا کی وہ یہ ہے کہ اے اللہ! ان کو نماز کا پابند بنا دے کیونکہ نماز دنیا اور آخرت کی تمام خیر و برکات کی جامع اور فلاح کی ضامن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کے حق

اس دنیا میں بڑے بڑے متکبر آئے ہیں جن کی مونچھ نیچے نہیں ہوتی تھی وقت آنے پر اللہ پاک نے ان کو نیچا دکھایا اور رسوا کر دیا۔ عمرو بن کنعان کا مقابلہ خیر البریہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ فرعون کے ساتھ تھا، جناب رسول کریم ﷺ کا مقابلہ اپنے وقت کے فرعون ”ابوجہل“ سے تھا۔ اللہ پاک نے ہمیشہ اپنے بندوں کا ساتھ دیا ہے، کیونکہ وہ اللہ پاک کی ہی تو بات کرتے ہیں۔ توحید الوہیت کے بعد سب سے زیادہ قرب الہی کا عمل اللہ پاک کی عبادت ہے۔ اللہ پاک سے نقد انعام لینے کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے حضرات انبیاء علیہم السلام لوگوں کو اللہ پاک کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور اپنے ننھے ننھے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ایک ایسی جگہ چھوڑا جہاں کچھ بھی نہ تھا۔ آپ اس کو موت کی وادی کہہ سکتے ہیں، انہوں نے ماں بیٹے کو اس ویران جگہ میں ٹھہرانے کا مقصد یوں بیان کیا ہے کہ ﴿رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ ”اے ہمارے پروردگار! میں نے ان کو ﴿ہُوَاوْ غَيْرَ ذِي زُرْعَةٍ﴾ میں ٹھہرایا ہے جہاں بظاہر کوئی سامان زندگی نہیں ہے تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ تھوڑی سی کھجوریں اور ایک مشکیزہ پانی ان کو دیا اور واپس اپنے ملک شام کی راہ لی۔ تعمیل ارشاد میں اتنی دیر بھی گوارا نہ کی کہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کو خبریں دیدیں کہ میں جا رہا ہوں تاکہ ان کو کچھ تو تسلی ہو جائے۔ جب سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے ان کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو بار بار آوازیں دیں کہ اس جنگل میں آپ ہمیں کس کے سہارے پر چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ زندگی کا سامان ہے۔ آوازیں دینے کے باوجود سیدنا خلیل اللہ نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ پھر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کو خیال آیا کہ اللہ کا خلیل ایسی بے وفائی نہیں کر سکتا، پوچھا کہ کیا یہ آپ کو اللہ پاک نے حکم دیا ہے؟ اب کی بار انہوں نے مڑ کر جواب

سعودی حکمران ارکان اسلام کی پابندی اور شعائر اسلام کی تعظیم و تکریم علماء کرام کی توقیر میں اب امت مسلمہ کے حکمرانوں کے لیے مشعل راہ اور سنگ میل ہیں۔

میں اس سے بڑی کوئی ہمدردی اور خیر خواہی نہیں کہ ان کو نماز کا پابند بنا دیا جائے۔ پھر جب کعبۃ اللہ تعمیر کرنے کی نوبت آئی تو تعمیر کعبہ کے وقت وہاں سات دعائیں مانگی تھیں، ان میں سے ایک یہ تھی ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ﴾ ”اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت آپ کی تابع دار رہے اور اصل تابعداری اقامت نماز ہے۔“

مکہ..... یہاں بق و دوق میدان میں جن کو چھوڑا وہ تو ایک عورت اور ایک بچہ تھا۔ مگر دعا میں الفاظ جمع ﴿لِيُقِيمُوا﴾ کے بولے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ بیٹا جوان ہو گا اور پھر شادی کرے گا تو ایک وقت آئے گا کہ یہاں ایک بہت بڑا شہر آباد ہو گا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی نگاہیں بڑی دور رس ہوتی ہیں، یہ اس وقت کی مانگی ہوئی دعا ہے جو آج اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ چلتے چلتے یہ سلسلہ

چل نکلا کہ آج وہاں رونقیں ہی رونقیں ہیں۔
تماشا تو دیکھو کہ بیت الہی
بنائے خلیل اور بسائے محمد
آج اقامت صلوة کا جو نقشہ وہاں موجود ہے وہ ساری دنیا میں کہیں بھی نہیں ملے گا۔ حکومتی سطح پر اس کی پوری نگرانی کی جاتی ہے وہاں نماز کا قیام بطور قانون کے جاری ہے، جو بھی اذان کی آواز کانوں میں پڑتی ہے تو ہر شے جام ہو جاتی ہے۔ بازاروں میں پورا سناٹا ہوتا ہے اور صو کا عالم طاری ہوتا ہے۔ کوئی چھوٹی موٹی دکان بھی کہیں کھلی دکھائی نہ دے گی، اقامت نماز کا حقیقی معنی بھی یہی ہے۔

ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ دنیا کی سپر پاور اور دنیا کا جعلی تھانیدار امریکہ کا صدر اوباما، سعودی فرمانروا ملک عبداللہ بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد ان کی تعزیت کے لیے ریاض پہنچا۔ ملک سلمان بن عبدالعزیز اور ان کے رفقاء ایئر پورٹ پر اس کے استقبال کے لیے تشریف

لائے، ابھی جلالتہ الملک نے اوباما سے مصافحہ ہی کیا تھا کہ ادھر سے اللہ پاک کا بلاوا (اذان) آگیا۔ ایک لمحہ میں بلاسکی تردد کے فوراً شاہ سلمان نے مسجد کا رخ کر لیا اور اوباما دیکھتا ہی رہ گیا۔ دنیا میں

شاید اس کی مثال نہیں ملتی، یہ لاکھوں میں ایک کا مصداق ہے۔ اس میں ہمارے لیے درس ہے کہ ہم اپنے چھوٹے موٹے مہمانوں کی آمد پر بھی نمازیں ترک کر دیتے ہیں۔ خادم الحرمین شریفین نے ثابت کیا کہ اصل اور ساری پاور کے مالک تو اللہ پاک ہیں۔ اوباما کو اپنی حیثیت کا اچھی طرح احساس ہو گیا۔ شاہ سلمان نے امریکی تکبر کے سامنے اسلامی کردار کی جرأت مندی کا ثبوت پیش کیا، ان کے اس عمل کو اس تناظر میں دیکھا جائے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت وہ دعا کی تھی اور اس تسلسل میں دیکھا جائے کہ جب سیدہ ہاجرہ علیہا السلام سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو وہاں ﴿ہُوَاوْ غَيْرَ ذِي زُرْعَةٍ﴾ میں ٹھہرایا تھا وہاں بھی عرض کیا تھا ﴿رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ یہ لوگ ان لوگوں کی اولاد ہیں جن کے حق میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کا نظام بادشاہت شریعت پر مبنی ہے جس میں ریاست نماز کو اولیت

مرکز جمعیت اہل تشیع پاکستان

عظیم الشان دفاع حریم شریفین ریلی

تحریر: جناب مولانا ابراہیم ظہیر

الشان دفاع حریم ریلی اور عزم تحفظ حریم کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ریلی بلاشبہ گوجرانوالہ کی تاریخ میں ایک یادگار ریلی قرار پائے گی، جب دو سے تین کلو میٹر تک ایسے انسانی سرنظر آرہے تھے کہ جن کے دماغ میں حریم شریفین کی محبت جوار بھائے کی طرح پھیل رہی تھی۔ اس ریلی میں گوجرانوالہ ضلع و شہر کے اراکین جمعیت، عہدے داران اور مدارس کے طلبہ نے قوم کے جذبات کی ترجمانی کی۔ اس کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے قائدین نے انہی جذبات کو منظم انداز میں حکمرانوں تک پہنچانے کے لئے لاہور جیسے پاکستان کے دل شہر میں ایک عظیم الشان ”دفاع حریم شریفین کارواں“ کا اعلان کر دیا، مولانا عبدالرشید حمازی حفظہ اللہ کو ریلی کا کنوینئر بنایا گیا، جبکہ مولانا محمد نعیم بٹ، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد کو مختلف مقامی جماعتوں کے ذمہ داران سے رابطوں کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ناظم اعلیٰ مرکز یہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ نے نفس نفیس رابطہ

مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ سے ناصر باغ تک اور
پھر ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک ایسے محسوس ہو رہا
تھا جیسے سروں کی فصل اُگ آئی ہے۔

مہم شروع کی۔ اہلحدیث پوتھ فورس کے جوان اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ارکان نے اس ریلی کو ایک چیلنج سمجھ کر قبول کیا اور ہر ہر فرد نے ملت کے مقدر کا ستارہ بن کے دکھایا۔ 19 اپریل کی تاریخ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ جس دن ”آج تھے ہو گئی..... وہابی وہابی“ کا نعرہ لاہور کی فضاؤں میں گونجا اور لاہور کا مال روڈ تھرا کر رہ گیا۔ عرصے کے بعد جماعت کا اتنا بڑا ایونٹ دیکھ کر ہر آنکھ خوشی سے اشکبار ہو گئی۔ مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ سے ناصر باغ تک اور پھر ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے سروں کی فصل اُگ آئی ہے، امیر محترم نے صحیح فرمایا تھا کہ ”اس پارلیمنٹ کا فیصلہ اپنی جگہ مگر یہ عوامی ریفرنڈم ہے، مال روڈ سالوں تک اتنا بڑا اجتماع یاد رکھے گی“ مرکز اہلحدیث پر بسوں کا ایک کاروان تھا جو بس بھی آتی اسی پر تحفظ حریم ریلی کا بیڑا اویزاں ہوتا، لائن لگ گئی، جس گاڑی میں ہم سوار تھے وہ ناصر باغ تک پہنچ چکی تھی مگر ابھی ہمارے دوست بتا رہے تھے کہ ہم راوی پل پر گاڑیوں کے اژدھام میں پھنسے ہوئے ہیں اور ہمیں آگے بڑھنے کو جگہ

احسان مند شخصیت کے جذبات کی عکاس تھی، لیکن آپ کی پارلیمنٹ میں کی گئی تقریر نقار خانے میں طوطی کی آواز ثابت ہوئی۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کو درخواست کے باوجود بطور رکن قومی اسمبلی تقریر کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ اس پر ظلم یہ کہ جمعہ کے دن عین جمعہ کی نماز کے وقت قرارداد گنتی کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئی، امیر محترم پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت لاہور میں خطبہ جمعہ کے لئے موجود تھے، جبکہ ناظم اعلیٰ صاحب بھی نماز جمعہ کے لئے سیشن سے باہر تھے۔ قرارداد پیش ہوئی اور منظور بھی ہو گئی کہ پاکستان، سعودی عرب کی طلب کردہ حمایت اور

سپورٹ کی بجائے غیر جانبدار رہے گا، جب سعودی سالمیت کو خطرہ لاحق ہوا تو پاکستان ہر طرح کی امداد کرے گا۔ اس قرارداد میں موجود ابہام نے پاکستانی قوم کو بے چین کر کے رکھ دیا، لوگوں کو جذبات کے اظہار کا موقع نہیں مل رہا تھا۔ اہلحدیث ہی وہ واحد جماعت تھی جواب پاکستانی عوام کی ترجمانی کر سکتی تھی۔

سو سب سے پہلے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے اسلام آباد میں ایک تحفظ حریم شریفین سیمینار کا انعقاد کیا، جس میں تمام مذہبی جماعتوں کے سربراہ شریک ہوئے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے دونوں گروپ، جمعیت علمائے اسلام کے دونوں دھڑوں کی قیادت، جماعت اسلامی، حتیٰ کہ جماعت الدعویہ اور دیگر جماعتوں کے قائدین نے کھل کر سعودی عرب سے اظہار بیگہتی کیا اور پارلیمنٹ کی قرارداد سے اظہار لاتعلقی کر دیا۔ اس کے بعد مورخہ 12 اپریل 2015ء کو گوجرانوالہ میں ایک عظیم

سعودی عرب پاکستان کا مخلص ترین اور انتہائی بااعتماد دوست ہے۔ ہر مشکل وقت میں پاکستان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہوا، اس کی عادت اور فطرت ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک ہر امتحان میں یہ دوست سرخرو ٹھہرا۔ یہ حسن اتفاق ہی تھا کہ پاکستان کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے والا دوست کبھی کسی آزمائش کا شکار نہیں ہوا جبکہ زلزلہ ہویا سیلاب، بھارت سے جنگیں ہوں یا بین الاقوامی فورمز پر پاکستان یا عالم اسلام کے مسائل، ہر موقع پر سعودی عرب نے پاکستان کے موقف کو اپنا موقف سمجھ کر غیر مشروط پاکستان کی حمایت کی۔ ملکی معیشت کو جب بھی استحکام کے مسائل درپیش ہوئے سعودی عرب ہی ایک بھائی کی طرح میدان میں آیا اور معیشت کو سہارا دیا۔ سعودی عرب کے احسانات کا ایک طویل سلسلہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں آ رہا۔ تاریخ میں پہلی بار اس محسن کو پاکستان کی ضرورت پیش آئی تو نہ جانے کیوں غیر متوقع طور پر وزیر اعظم میاں نواز شریف نے سعودی درخواست کو ایک ایسی پارلیمنٹ کے سپرد کر دیا جس میں موجود بعض ممبران نے اپنے مسلکی تعصب کا کھل کر مظاہرہ کرتے ہوئے سعودی عرب کو خوب رگیدا۔ بعض ارکان نے اپنی سیکولر ذہنیت کے تحت اس بات کی شدید مخالفت کی کہ پاکستان کو سعودی عرب کی امداد نہیں کرنی چاہئے بلکہ انہوں نے سعودی عرب اور حوثی باغیوں کو برابر کھڑا کر کے نا انصافی کی اعلیٰ ترین مثال قائم کر دی۔

ان حالات میں اہل پاکستان اور بیرون ملک موجود پاکستانیوں کی نظریں یقیناً پاکستان کی پارلیمنٹ میں موجود مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی طرف اٹھیں۔ امیر محترم نے سینیٹ میں خوب کلمہ حق بلند کیا، پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں کی گئی آپ کی تقریر ایک صاحب درد انسان اور

نہیں مل رہی۔ ادھر ناصر باغ سے جب گاڑیوں سے اتر کر پیدل مارچ شروع ہوا تو لوگوں کی اتنی کثیر تعداد موجود تھی کہ تل دھرنے کو جگہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ ناظم اعلیٰ مرکزی مجلس نفیس ٹرک سے اتر کر آگے بڑھے اور کارکنان سے کہا کہ منظم انداز میں مال روڈ کی ایک سائڈ پر اکٹھے رہیں، تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ لیکن ہجوم اتنا تھا کہ دونوں سڑکوں پر بھی سارے جگہ نہیں مل رہی تھی، امیر محترم نے حکماً ناظم اعلیٰ صاحب کو واپس ٹرک میں بلایا۔ قائدین کے ٹرک پر امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سنبھالے ہوئے تھے۔ اسٹیج مولانا علی محمد ابوتراب، اسٹیج مولانا عبد المالك مجاہد، ڈاکٹر عبد الغفور راشد، مولانا محمد نعیم بٹ، پروفیسر قاری محمد سعید کبیرودی، مولانا فضل الرحمان مدنی، اسٹیج محمد یاسین ظفر..... وغیرہ ٹرک پر سوار تھے۔ پوتھ فورس کے چند جوان پر جوش نعروں کی صورت شرکاء ریلی کے جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے، ٹرک آہستہ آہستہ جانب منزل چلا، ہجوم ہر لمحہ بڑھتا

محمود عباس (جو آج ہی حرین سے واپس آئے تھے) مرکزیہ KPK کے امیر مولانا فضل الرحمان مدنی، سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، صوبائی امیر پروفیسر حافظ عبد الستار حامد..... کے خطابات کے بعد اسٹیج مولانا علی محمد ابوتراب نے عربی زبان میں اہلیان پاکستان کا پیغام یکجہتی سعودی عوام اور حکومت کو پہنچایا۔ کہا مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نائب امیر اور رکن اسلامی نظریاتی کونسل مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ حوثیوں نے یمن میں طاقت کے حصول کی خاطر منظم بغاوت کی ہے اور حوثیوں کو بدلتی ہوئی علاقائی صورت حال میں ایران کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ اپنے لئے معاون و مددگار نظر آ رہا ہے اسی لئے وہ پہلے سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حملے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنے کے بجائے سفارت خانوں کو خوش کرنے کی فکر میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض عناصر مسلم ممالک کا اتحاد بنانے کے بجائے سعودی عرب کو تنہا کرنا چاہتے ہیں تاکہ امریکہ اور

اگر مشکل وقت میں آج پاکستان سعودی عرب سے الگ رہتا ہے تو انہیں تو فرق نہیں پڑے گا البتہ ہمارا مخلص دوست بھی ناراض ہو جاتا اور پھر (خدا نخواستہ) کسی مشکل مرحلے میں ہم کس کی دوستی کے منتظر رہتے؟ آخر میں امیر محترم قائد اہلحدیث حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر نے پالیسی بیان دیتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کا دشمن اسلام اور پاکستان کا دشمن ہے، سعودی عرب کا دفاع پاکستان اور عالم اسلام کا دفاع ہے۔ طالبان کو خوارج اور دہشت گرد کہنے والوں کی زبانیں آج یمن کے حوثی باغیوں کے بارے میں کیوں بند ہو گئی ہیں۔ بددوق کے زور پر آئینی حکومتوں کا تختہ الٹنے کی روایت ختم کرنا ہوگی۔ یمن کے باغیوں کے خلاف سعودی عرب آپریشن نہ کرتا تو آج خطہ عرب انارکی اور فتنوں کی خوفناک آگ میں جل رہا ہوتا۔ ہم پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد کے کل بھی مخالف تھے آج بھی مخالف ہیں، ہم وہ لوگ نہیں جو ایوان میں کچھ بولتے ہیں اور باہر کچھ۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر مطالبہ کرتے ہیں کہ

پاک فوج سعودی عرب روانہ کی جائے۔ سعودی عرب نے پاکستان سے پہلی دفعہ باضابطہ فوجی مدد مانگی ہے جبکہ ہم متعدد مرتبہ سعودی عرب سے امدادیں لے چکے ہیں۔ پاک فوج سعودی عرب بھیجنا

یہ ریلی جماعت کی تاریخ کی ایک عظیم الشان ریلی تھی جو سالوں یاد رکھی جائے گی۔ ریلی کے شرکاء، حرین کی حرمت پر کٹنے، حرین پر جانیں نچھاور کرنے اور خادم الحرمین کو اپنی یکجہتی کا پیغام دیتے رہے۔

سعودی عرب کا نہیں پاکستان کا اعزاز ہوگا۔ انہوں نے ریلی کے شرکاء سے حرین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کا حلف لیا۔ ریلی کے ہزاروں شرکاء نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حلف اٹھایا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ اگر پاک فوج حرین کے دفاع کے لیے نہ بھیجی گئی تو ہم جانیں نچھاور کریں گے اور حرین کے تقدس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ اگر کسی نے بھی حرین شریفین کی طرف میلی آنکھ اٹھائی تو وہ آنکھیں نکال دی جائیں گی۔ ریلی کے شرکاء ایک عزم اور جذبے سے جماعت کا پرچم اٹھائے اپنے گھروں کو واپس روانہ ہوئے۔ یہ ریلی جماعت کی تاریخ کی ایک عظیم الشان ریلی تھی جو سالوں یاد رکھی جائے گی۔ ریلی کے شرکاء، حرین کی حرمت پر کٹنے، حرین پر جانیں نچھاور کرنے اور خادم الحرمین کو اپنی یکجہتی کا پیغام دیتے رہے۔

برطانیہ سعودی عرب کے اتحادی نہیں اور سعودی عرب کا بھی وہی حشر ہو جو عراق و کویت کا ہوا، جسے تیونس نے بھگتا، لیبیا نے چکھا، مصر نہ سہارا اور یہودیوں کا دوبارہ مدینہ پر قبضہ ہو۔ ان کے بعد ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبد الکریم رحمہ اللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ”سعودی عرب اور حجاز مقدس پر بری نظر رکھنے والے یمن کے راستے، تجزیہ کاری اور دہشت گردانہ کارروائیوں کو بڑھا رہے تھے۔ سعودی شہروں میں خون بہا رہے تھے اور بوڑھکیں مار رہے تھے کہ ہم مکہ و مدینہ پر قبضہ کر کے چھوڑیں گے۔ ایسے میں سعودی عرب نے اپنی سلامتی اور حرین شریفین کے تحفظ کی خاطر، اپنے دشمنوں اور اپنے پڑوسی ملک یمن کے باغیوں کے خلاف (دیگر عرب ممالک کے اتحاد سے) کارروائی کی ہے اور پاکستان کی طرف بھی نگاہ اٹھا کر دیکھا ہے تو پاکستان کو آگے بڑھ کر اپنے مخلص و معاون دوست کے کندھے کے ساتھ کندھا ضرور ملانا چاہئے لیکن خدا نخواستہ

چلا گیا، پنجاب بھر سے کارکنان جمعیت بڑے بڑے قافلوں کی صورت میں شریک کارواں تھے۔ قائدین کے کھلے ہوئے چہرے اس بات کا ثبوت تھے کہ اہلحدیث عوام بیدار بھی اور ہوشیار بھی، چند منٹ کا فاصلہ کم و بیش ڈیڑھ گھنٹے میں طے ہوا، قائدین اسمبلی ہال کے باہر پہنچے، جماعتی تاریخ میں شاندار پہلی بار اس قدر میڈیا پرسنز موجود تھے کہ شمار میں نہیں آ رہے تھے۔ پیغام ٹی وی کی ٹیم بھی اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے رہی تھی، پہلی بار بیلی کیم، کرین کیم اور دوسرے آلات سے ریلی کی کوریج کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ قاری سعید اللہ سعید کی تلاوت قرآن اور شاعر انقلاب جعفر طیار کے خوبصورت اور دلنواز ترانے کے ساتھ پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا، مولانا عبد الرشید جازبی نے ناظم اسٹیج کی ذمہ داریاں سنبھالیں، سب سے پہلے پوتھ فورس کے شاہینوں کے ترجمان جناب حافظ ذاکر الرحمان صدیقی نے حرین پر کٹ مرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم تعلیمات ڈاکٹر عبد الغفور راشد، مرکزی جمعیت اہلحدیث سعودی عرب کے امیر مولانا اسٹیج عبد المالك مجاہد، پنجاب کے ناظم اعلیٰ میاں

آنکھوں دیکھا حال

تحفظِ حریمِ شریفین ریلی..... لاہور!

تحریر: جناب عدیل احمد آزاد

ریلی کا اجازت نامہ ہے؟“ میں نے کہا وہ میرے ”انچارج“ کے پاس ہوگا۔ اس نے کہا پھر تم کیا ہو؟ میں نے دل میں کہا ”نقلی انچارج“

پھر میں نے ”اصلی انچارج“ جناب یوسف سراج کو فون کیا، صورتحال بتائی، بولے کوئی فکر کی بات نہیں ”تھانے سمیت بس چک لیاواں گے“ بہر حال یہ میری قیادت میں پہلی بس تھی جو تھانے پہنچی۔ تاہم میں تھوڑی ”تو تو“ میں ”میں“ کے بعد اپنی ڈیوٹی پر واپس آ گیا۔ اب یہاں میرے جزوقتی ”انچارج“ ارسلان حنیف صاحب بھی آچکے تھے۔ ان کی مہربانی کہ انہوں نے میرا احترام بحال رکھا اور مجھے موٹر سائیکل پر براجمان رہنے دیا۔ دوستوں کی حالت یہ تھی کہ جو بھی اونچی چھت والی گاڑی آتی سمجھتے ریلی کی بس ہے۔ مگر قریب آنے پر وہ دربار شریف کے روٹ پر چلنے والی ”ایل ٹی سی“ کی بس نکلتی۔ ایک دفعہ تو ایک پرانی پھینچر بس دیکھ کر ارسلان صاحب نے ہاتھ کا اشارہ کر دیا۔ جب بس رکنے لگی تو پتہ چلا کہ یہ بارات ہے اور دربار شریف حاضری دینے جا رہی ہے۔ ہم ایڑیاں اٹھا اٹھا کے ریلی میں آنے والی بسیں دیکھتے رہتے مگر قریب آنے پر وہ باراچے یا مختلف دفاتر کے لوگ نکلتے۔

سرائیکی زبان میں کسی نے کہا تھا ”اچیاں بنیاں نیں“ چڑھ چڑھ وھیاں ناں آندے نہ کچھ اے“ اونچے نیلوں پر چڑھ چڑھ کر دیکھتی ہوں نہ آتے ہیں اور نہ ہی آنے کا کچھ پتہ دیتے ہیں۔“ تقریباً دو بجے بسوں کی آمد شروع ہوئی، یہ بسیں قصور کے مختلف علاقوں سے آئی تھیں، آہستہ آہستہ بسوں کی آمد بڑھنے لگی۔ قصور، شہر، چوئیاں، کھڈیاں خاص، وغیرہ سے آنے والے قافلے رجسٹریشن کرانے کے بعد مرکز اور کچھ ناصر باغ پہنچنا شروع ہو چکے تھے۔ جبکہ کچھ قافلے ملتان چوگی کی جانب سے ناصر باغ پہنچے، گوجرانوالہ، سیالکوٹ وغیرہ کے قافلے ”تھرٹی ٹو چوک“ مرکز پہنچ رہے تھے۔..... ڈھائی بجے کے قریب مجھے ارسلان بھائی مال روڈ پر لے آئے۔ سیکرٹریٹ کے سامنے والی سڑک پر مجھے اُتار دیا، کہا اب ریلی میں جانا ہے۔ میں چلتے چلتے استنبول چوک سے ہوتا ہوا مال روڈ پر تھا، مال روڈ میری توقعات کے عین مطابق خالی، سنسان، ویران پڑی تھی، پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیسپس کے سامنے سو

ارسلان صاحب کے جانے کے بعد میں نے اپنے باقی کے تینوں کارکنوں پر نظر دوڑائی تو وہ مجھے خود سے چھوٹے دکھائی دیئے۔ یہ دیکھ کر میں خود ہی خود میں خود کو ”ان“ کا ”انچارج“ تصور کرنے لگا۔ چل اوئے چھوٹے یہ بیئر لگا۔ چل اوئے تو پانی کی بوتل پکڑو! اوئے تیسرے تو بایک سائیز پر سائے میں لگا۔..... میری تینوں بڑھکیں ٹھیک ٹھیک کام کر گئیں۔ وہ بے چارے تینوں میری باتوں پر سن و عن عمل کر رہے تھے۔ ایک لڑکے نے موٹر سائیکل سائیز پر سائے میں کھڑی کر دی تو دوسرا پانی لے آیا۔ میں موٹر سائیکل پر بیٹھا، ٹھنڈے پانی کی بوتل کو منہ لگایا، غٹا غٹا آدھی بوتل چڑھا گیا۔ باقی آدھی بوتل اپنے ہاتھ میں ہی رکھی کہ بندے کا کیا بھروسہ۔ کب پیاس لگ پڑے؟..... اتنے میں دور سے ایک بس آتی دکھائی دی۔ جس کے ماتھے پر ”تحفظِ حریمِ شریفین ریلی“ کا بیئر لگا تھا۔ یہ بس بہاولنگر سے آئی تھی۔ سڑک کے دوسرے کنارے کھڑی تھی اور اشارہ بند تھا۔ بس کے اوپر مرکزی جمعیت اہل حدیث اور سعودیہ کے جھنڈے بھی نصب تھے۔ میرے نوجوان مستعد و چوکس تھے جبکہ ”مرزایار“ تن تہا موٹر سائیکل پر بیٹھا وارڈن انسپکٹر کی طرح حالات پر گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔ اشارہ کھلا تو بس دوسری جانب مڑ چکی تھی۔ چند پولیس اہلکاروں نے اسے گھیر رکھا تھا۔ ایس ایچ او تھانہ ساندھ بھی پہنچ چکے تھے۔ مجھے لڑکوں نے اطلاع دی ”حضرت“ پولیس بس کو تھانے لے جا رہی ہے۔ میں ایس ایچ او کے پاس گیا اور اسے بتایا بھائی آج ہماری ریلی ہے یہ اس میں شرکت کرنے آئے ہیں۔ مگر پنجاب پولیس کاروائی ڈال چکی تھی۔ کہا گیا اب یہاں کوئی بات نہیں ہو گی، تھانے آنا پڑے گا۔ جبکہ قافلے کے امیر مجھے کوس رہے تھے کہ کچھ کرو یہ تو ہمیں تھانے لے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا آپ لوگ فکر نہ کریں میں ابھی کچھ کرتا ہوں۔ اتنے میں تھانے دار نے مجھے بلایا اور کہا ”آپ کے پاس

اتوار ۱۹ اپریل صبح تقریباً دس بجے اپنے دفتر پیغام ٹی دی میں بیٹھا تھا کہ برادر مرید پروفیسر عاصم حفیظ بھاگ بھاگ کمرے میں آن وارد ہوئے۔ عدیل بھائی، عدیل بھائی! جلدی اٹھیں ایک ضروری کام ہے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جانے پر بھند تھے۔ جبکہ میں اپنے دفتر کی انچارج جناب یوسف سراج سے اجازت لیے بغیر کہیں جانے پر راضی نہ تھا۔ میرا خیال تھا کہ یوسف سراج صاحب مجھے کہیں نہیں بھیجیں گے۔

قدیم عربی شاعر نے کہا تھا:۔

مَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ مُدْرِكُهُ
تَجْرِي الْوَيَّاحُ بِمَا لَا تَسْتَهِي السُّفْنُ
”اس سب کا ہو جانا جس کی آدمی تمنا کرتا ہے کبھی کبھی ممکن نہیں ہوتا ہوا میں اس رخ پر بھی چلنے لگتی ہیں جس رخ پر کشتیاں نہیں جاتیں۔“

میرا خیال خام ثابت ہوا اور پھر سارا دن ایسا ہی ہوتا رہا۔ جب شام کو سورج غروب ہو رہا تھا میں بے حد خوش تھا۔ بہر حال میں یوسف صاحب کے حکم پر پیغام ٹی دی کے ایچ آر آفیسر ارسلان حنیف کی سربراہی میں چل پڑا۔ ہم کل پانچ لوگ تھے۔ ہماری منزل ایم اے او کالج کا چوک تھی اور کام مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تحفظِ حریمِ شریفین ریلی میں باہر سے آنے والے لوگوں کی رہنمائی کرنا۔ شریک افراد کی درست تعداد معلوم کرنا اور کسی بھی مشکل صورتحال میں انہیں محفوظ مقام پر پہنچانا تھا۔

جب دفتر سے نکلے تو سورج پوری آب و تاب سے شعلے اُگل رہا تھا۔ ہم جب ایم اے او کالج پہنچے تو وہاں کوئی مناسب سائے والی جگہ دکھائی نہیں دی۔ ارسلان صاحب مجھے کالج کی بیرونی دیوار کے ساتھ یہ کہہ کر ٹینٹ تلاش کرنے نکل گئے ”آپ لوگ ادھر ٹھہریں اور اس طرف سے جو گاڑی ریلی میں شریک ہونے کے لیے آئے اس کا مکمل بائوڈیا جمع کریں۔“

پچاس لوگ نعرے بازی کر رہے تھے۔ میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ جی پی او کراس کیا خالی خالی نئی پرانی اتارکلی سے آگے بڑھا۔ ویرانی ہی ویرانی۔ مسجد شہداء کے سامنے سے گزرا تو دل دکھ میں ڈوب گیا۔ کہیں کوئی نہ تھا۔ پنجاب اسمبلی تک مال روڈ میرا منہ چڑا رہی تھی۔ میں کچھ دیر چیونٹک کراس چوک پر نصب عربی کتبے کو پڑھتا اور سوچتا رہا یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس رسوائی سے تو بہتر تھا کہ ریلی کی کال ہی نہ دی جاتی۔ ہم بدنامی سے کیوں نہیں ڈرتے؟ بدنام رہنا بدنام ہونے سے اگلے درجے کی شے ہے۔ یہ کوئی علامہ شہید کا زمانہ تھوڑی ہے کہ ایک کال میں لوگوں کا سمندر اٹھ اٹھے گا؟

میں اسی افسردگی میں ٹھہرا، غم وغصے سے بھرا اپنے انچارج سے نالاں واپس لوٹ رہا تھا۔ میں مال روڈ کی تاریخ سے واقف ہوں۔ اس نے بڑی بڑی سیاسی و مذہبی جماعتوں کے اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں۔ پنجاب اور پھر پاکستان کی ہر سیاسی اور مذہبی جماعت نے اپنی بھرپور عوامی طاقت کے اظہار کے لیے ہمیشہ مال روڈ کا ہی انتخاب کیا۔

اسی طرح جو مال روڈ پر اپنی طاقت کا اظہار کرنے میں کامیاب ہو گیا وہ دونوں ہی دونوں میں پورے ملک پر چھا گیا۔ جو یہ نہ کر سکا وہ اپنی ”بنیاد“ کو بھی روتا رہا۔ مجھے یوں لگا جیسے کسی نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کو مال روڈ پر لا کر کڑی دشمنی نکالی ہے۔ میں خود اسلامی جمعیت طلبہ کے اسٹیج سے دسیوں مرتبہ یہاں بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کر چکا ہوں۔ میرا خیال تھا اہل حدیثوں کو 106 جی چوک پر ہی فوٹو سیشن کرا لینا چاہیے تھا۔ مال روڈ کا رسک نہ ہی لیتے تو بہتر تھا۔ میں واپس آتے ہوئے جب جی پی او پہنچا تو کانوں کو زوردار نعرے سنائی دیے۔

حیرا ویر میرا ویر..... ساجد میر، ساجد میر..... مجھے اور تپ چڑھ گئی۔ یہ کیا بات ہوئی جتنی چند لوگ چل پڑے لگا ڈھانے۔ ریلیاں ایسی ہوتی ہیں کیا؟..... جب میں نے اتارکلی سے آگے بڑھتے ہوئے انسانوں کے جم غفیر فرزند ان توحید کے بحر بے کراں، محافظین ختم نبوت کے ائمہ سند کو دیکھا تو ہکا بکا رہ گیا۔ حیران پریشان، تک تک دیدم دم نہ کشیدم..... جوں ہی علامہ ساجد میر کا قافلہ مال پر چڑھا، ایک تاریخ رقم کر گیا۔ سارا منظر یکسر بدل گیا

سر ہی سر تھے اور متحرک اجسام۔ اتارکلی ناصر باغ، مسجد نیلا گنبد، جی سی یونیورسٹی روڈ، سیکرٹریٹ ہر طرف سے اہل توحید کارواں در کارواں مرکزی جلوس کی جانب لپک رہے تھے۔ ٹرک پر جناب پروفیسر ساجد میر صاحب نمایاں تھے جبکہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب پیدل بنا کسی سیکورٹی پروٹوکول کے لوگوں میں گھل مل کے چل رہے تھے۔ جنہیں بعد ازاں امیر محترم کے حکم پر ٹرک میں سوار کر لیا گیا۔ یہ ریلی کا ابتدائی منظر تھا۔

اب ریلی آگے بڑھ رہی تھی اور میں حجم کا اندازہ کرنے کے لیے پیچھے کی طرف جا رہا تھا، مجھے ہر آن یوں لگا جیسے لوگ دیوانے ہو گئے ہیں۔ دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ واپس استنبول چوک پہنچ کر رک گیا اور آنے والے قافلوں کو دیکھنے لگا۔ لوگ جوق در جوق بھاگے چلے آ رہے تھے۔ بعض قافلے والے تو عجیب عجیب نعرے بھی لگا رہے تھے۔ مثلاً ”حوٹی..... حجوی“..... ”نپ کے رکھ دب کے رکھ..... ٹھنی کتے بن کے رکھ“..... ”ساجد میر قدم بڑھاؤ ہم..... ہم تمہارے ساتھ ہیں“..... ”حرمین کی حرمت پر..... جان بھی قربان ہے“..... ”ایک ہوں مسلم..... حرم کی پاسانی کے لیے“..... ”لبیک لبیک..... یا خادم الحرمین لبیک“ وغیرہ۔

جبکہ ایک سینر پر یہ اشعار بھی درج تھے:

اہل دل، اہل نظر، اہل خبر، اہل حدیث

کشور وحدانیت کے تاجور اہل حدیث

خضر منزل رہروان جادو صدق وصفا

حالمین سنت خیر البشر اہل حدیث

جس کا ہر پیغام پیغام رب جہاں

ایسے پیغمبر کے پیام بر اہل حدیث

راز دان گلستان کا بس یہی ہے فیصلہ

دین ہے اک نخل اور اس کا ثمر اہل حدیث

وہیں میری ملاقات سینئر صحافی دانشور جناب بشیر احمد انصاری صاحب (مدیر مفت روزہ الحمدیث لاہور)

سے ہو گئی، بولے کیا صورتحال ہے؟ میں نے عرض کی

حضرت! مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ یہ اہل حدیثوں کی ریلی ہے۔ کہنے لگے ”بچو“ یہ اہل حدیث ہی ہیں اور مزید کہا

”یہ ریلی نہیں ریلیا ہے“..... انصاری صاحب علامہ

صاحب کے قریبی دوستوں میں سے ہیں یقیناً انہیں اس

موقعے پر ایسے موقع کے عظیم خطیب کی یاد بھی ضرور آئی ہوگی اور زبان دل سے کہا ہوگا:

”علامہ تیرا قافلہ رکنا نہیں تھا نہیں۔“

حضرت انصاری صاحب آگے جانا چاہتے تھے۔ انہوں نے ہزار جتن کیے مگر کہیں سے راستہ ہی نہیں مل رہا تھا، میں یہاں انصاری صاحب سے الگ ہوا اور کارواں سے جڑ گیا۔ چار بجے کا منظر یہ تھا کہ پنجاب اسمبلی سے لے کر استنبول چوک تک تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ میرا یہ خیال بھی غلط ثابت ہو چکا تھا کہ ریلی ناکام ہوگی۔ مگر دل خوشی سے باغ باغ تھا۔ مجھے پہلی بار اپنی بھرپور جماعتی طاقت دیکھ کر خوشگوار حیرت ہو رہی تھی۔ عالمی نشریاتی ادارہ ”بی بی سی“ کا نمائندہ بھی میری حیرانگی میں میرا شریک تھا۔ ”العربیہ“ کے رپورٹر بھاگے بھاگے پھرتے تھے قومی نشریاتی ادارہ ”جیو“ کہہ رہا تھا ”تا حدنگاہ لوگ ہیں“ یہی بیان تقریباً تمام میڈیا کا تھا۔

اس دوران میں اپنے ہیڈ آفس رپورٹنگ بھی کر رہا تھا۔ لمحہ بہ لمحہ حالات سے آگاہ بھی رکھے ہوئے تھا۔ پھر میری معاونت کے لیے دفتر سے ریڈیو سکار جناب عبدالقیوم صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی) بھی پہنچ گئے۔ ہم دونوں بھرپور کوشش کے بعد پنجاب اسمبلی کے سامنے مرکزی ٹرک (جس پر قائدین سوار تھے) کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ وہاں ہمیں پیغام ٹی وی کے دوست دکھائی دیئے تو ہم دونوں ان کی گاڑی پر سوار ہو گئے۔ یہ پوری ٹیم تھی۔ جناب فخر الاسلام صاحب (ڈائریکٹر پروگرام پیغام ٹی وی)، جناب پروفیسر عاصم حفیظ صاحب (ہیڈ آف سوشل میڈیا ڈپارٹمنٹ پیغام ٹی وی)، جناب اشفاق صاحب (سینئر پروڈیوسر)، جناب ملک نعیم صاحب (پروڈیوسر)، جناب عبدالباسط بلوچ صاحب (پروڈیوسر)، ریکارڈنگ میں مصروف تھے۔ ہم بھی ایک کونے میں کھڑے ہو کر خطابات سننے لگے۔ محترم عبدالرشید جازی صاحب اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ یہاں بہت سے علماء اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اہم عہدے داروں نے خطاب فرمایا۔

مولانا عبدالملک مجاہد (چیف ڈائریکٹر دارالسلام ریاض) نے کہا: ”سعودی عرب اور حرمین شریفین کے لیے ہماری جان بھی حاضر ہے۔ ہم حرمین کی حفاظت کے

بیت

ملکت سعودی عرب کا نمایاں کردار

قرارداد پاس کی ہے فوج سعودی عرب نہیں جائے گی۔ مگر تم اس ریفرنڈم کا کیا کرو گے جس نے آج مال روڈ پر تاریخ ساز فیصلہ دے دیا ہے؟..... اور یاد رکھو ہم تو اقوام متحدہ کی قرارداد بھی ساتھ لائے ہیں (قریب ہی لگے میاں شہباز شریف کے پورٹریٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا) دیکھو چھوٹے میاں صاحب بھی مسکرا رہے ہیں۔ بڑے میاں صاحب کو بھی دل بڑا کرنا چاہیے۔ میاں نواز شریف آپ تو سب کچھ جاننے ہو پھر کیوں چپ ہو؟ اور آخر میں انہوں نے انگلش میڈیا کے لیے انگریزی میں خطاب کیا۔

حضرت امیر محترم کے خطاب کے ساتھ ہی عظیم الشان ریلی اختتام پذیر ہو گئی۔ میں نے اور برادر عبد القیوم صاحب نے جب ٹرک سے کھڑے ہو کر مال روڈ پر نظر دوڑائی تو تا حد نگاہ لوگ ہی لوگ اور سر ہی سر تھے۔ میں نے عبد القیوم صاحب سے کہا ”خوشیوں کے لیے تو یہ اہل توحید ہی کافی ہیں۔“ بس دو چار طیاروں کا انتظام ہو جائے۔ برادر عبد القیوم صاحب مجھ سے متفق تھے۔

اس شاندار اور کامیاب ریلی پر جہاں تمام مرکزی قیادت مبارکباد کی مستحق ہے وہیں پیغام ٹی وی کے چیف انچارج برادر مدیم احمد صاحب، ناظم سیکرٹریٹ، علامہ بابر فاروق رحیمی کی شاندار روز کاوشوں کا اعتراف اور جہود و مساعی کو خراج تحسین پیش کرنا نہایت ضروری ہے۔ مرکز میں آنے والے مہمانوں کی خدمت، رہنمائی، راتوں کو جاگ کر انتظامات کا جائزہ لیتے رہنا، بلاشبہ محنت طلب، صبر آزما کام ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہم لوگ دیر تک مال روڈ پر کھڑے اس خوبصورت منظر سے لطف اندوز ہوتے رہے کہ آج آنکھوں نے وہ منظر دیکھا تھا جس کے لیے میرا مسلک پچھلے برسٹھ سالوں سے قربانیاں پیش کر رہا تھا۔ اس عظیم الشان ریلی نے ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کی یادیں بھی ہری کر دیں جب اسلام کے بے باک سپاہی نے ایک نامکمل شعر پر جان، جان آفریں کے سپرد کر دی تھی۔ جی چاہ رہا تھا کہ آج اس شعر کو مائیک سے پکار کے مکمل کیا جاتا۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

لیے اپنی جانیں بھی لٹا دیں گے۔“ وہ کافی جوش میں دکھائی دیئے۔ حالانکہ وہ کافی دھیمے آدمی ہیں۔ شیخ علی محمد ابو تراب صاحب نے عرب میڈیا کے لیے عربی میں شاندار خطاب فرمایا، ان کا کہنا تھا: ہم خادم حرمین شریفین اور سعودی عرب کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں، جبکہ انہوں نے حکومت پاکستان سے بھی پاکستانی فوج سعودی عرب بھیجنے کی اپیل کی۔

ناظم اعلیٰ جماعت اہل حدیث جناب حافظ عبدالکریم (ایم این اے) نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے ریلی میں شریک نوجوانوں کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں حرمین شریفین کے اصلی وارث قرار دیا اور ساتھ ہی اپنے دھیمے دھیرے اور دیانت دارانہ لہجے میں حرمین شریفین سے محبت کا اظہار کیا۔ حافظ صاحب مجھے باغ بہار اور نہایت مناسب شخصیت دکھائی دیئے۔ حافظ صاحب گم گزانا عالم دین ہیں، تقریباً پچھلے پندرہ برس سے جماعت کی ہر سطح پر خدمت کر رہے ہیں، پیغام ٹی وی کا اجرا اور اس کے ضروری واجبات کی بروقت ادائیگی یقیناً ان کا بیش قیمت کارنامہ ہے۔

مولانا نعیم بٹ صاحب نے حضرت علامہ شہید کے لہجے میں خوب تقریر کی۔ مزہ آگیا۔ فرمایا: ”سعودیہ سے ہمارا پھول اور خوشبو کا رشتہ ہے۔“

تم پھول کو چنگی سے مسل سکتے ہو لیکن خوشبو کو بکھرنے سے نہیں روک سکو گے

پھر سب سے آخر میں میر کارواں جناب پروفیسر ساجد میر صاحب نے خطاب کیا۔ جب وہ مائیک پر تشریف لائے تو لوگ نعرے لگانے لگے، ”تیرا دیر میرا دیر..... ساجد میر ساجد میر“ تاہم وہ اس سے خوش نہ تھے بار بار روکتے رہے۔ ایک بار تو مجھے لگا جیسے ساتھ کھڑے نعرے باز کو ”چنڈ“ ہی نہ کرا دیں۔ وہ دلیل ہر بان کے آدمی ہیں کاسہ لپسی اور خضیہ برداری سے کم ہی پہنتے ہیں۔ میں نے انہیں پہلی مرتبہ سنا۔ ان کی تقریر ایک جامع تحریر تھی۔ مربوط و مضبوط دلائل سے آراستہ شستہ و شکفتہ لب و لہجہ..... مدبرانہ باکپن..... نپے تلے الفاظ..... دو ٹوک موقف..... لچک نہ اضطراب..... فرمایا: ”آج مال روڈ نے ایک تاریخ کا مشاہدہ کیا ہے، تم کہتے ہو ہم نے

سے شام کے موقف کی تائید کی اور خطے سے امریکی افواج کے انخلاء کا مطالبہ کیا۔ سعودی عرب کو قبلہ اول بیت المقدس کے مسئلہ سے کافی دلچسپی ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ فلسطینیوں کی ہر ممکن امداد کے ساتھ ساتھ مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے بار بار کوشش کر چکی ہے۔ ۲۰۰۲ء میں شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز (جو اس وقت ولی عہد تھے) پر امن ہقائے باہم کی بنیاد پر ایک پائیدار امن معاہدے کی زبردست پیشکش کی تھی جو متحدہ عرب امارات اور اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون کی تنقیدوں کی وجہ سے نافذ نہ ہو سکا۔ شاہ عبداللہ شرق وسطیٰ میں امن مساعی کو دوبارہ شروع کرنے اور عرب اتحاد اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کے لیے مصر اور اردن و دیگر ممالک کا دورہ کرتے رہتے تھے۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ سعودی عرب خالص اسلامی ملک ہے۔ اس لیے وہ چاہتا ہے کہ عالم اسلام کو اسلامی بنیادوں پر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے۔ اس کے بنیادی وسائل دینی مراکز، دعوۃ سینٹر، مدارس اور مساجد کے علاوہ اور کیا ہو سکتے ہیں؟ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عالم اسلام میں سینکڑوں ایسے ادارے ہیں جن کو سعودی حکومت اور عوام کی سرپرستی حاصل ہے اور لاکھوں مدارس و مساجد دینی مراکز ان کے دم سے قائم ہیں۔ اس سلسلے میں شاہ فہد کمپلیکس برائے طباعت قرآن کریم کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ذریعہ اب تک کروڑوں نئے مسلم دنیا میں تقسیم ہو چکے ہیں، مختلف زبانوں میں تراجم بھی شائع ہوئے ہیں۔ مختصر یہ کہ عالم اسلام کو متحد و منظم رکھنے اور ان کے اندر باہم تعاون کی روح پھونکنے کے لیے سعودی حکومت کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ اللہ کرے کہ مرکز توحید مکہ مکرمہ کی طرح سعودی حکومت کی معنویت تا دیر باقی رہے اور ساری دنیا میں اس کا فیض عام ہو۔ و ما توفیقی الا باللہ!



تسلیم پروگرام

20 مارچ بعد نماز مغرب جامع مسجد ساقی کوثر میمنہ نزد دم تھل میں حضرت مولانا منظور احمد نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ پروگرام کی صدارت حافظ منظور احمد عالم تحصیل ظفر وال نے کی۔

منجانب: چوہدری محمد منور کالوں، مہتمم جامع مسجد ندو

مملکت سعودی عرب کا نمایاں کردار

تحریر: جناب مولانا محمد عبداللہ

لیے وہ عملاً ہر ممکن جدوجہد کرتی ہے اور یہ سب کام ایمانی و اخلاقی فریضہ کے طور پر انجام دیتی ہے بلکہ اس کے اندر نہ صلیکے تمنا نہ ستائش کی پروا کی روح کارفرما ہوتی ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے مملکت سعودی عرب کو مہبط وحی کے شرف سے بھی نوازا ہے اور اسے ساری کائنات کی رشد و ہدایت کا منبع بنایا ہے اس لیے سعودی عرب اخلاقی طور پر اس بات کی مجاز ہے کہ وہ دنیا میں اسلامی اخوت و بھائی چارہ اور تعاون و تکافل کی دعوت کو عام کرے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سعودی حکومت اس عمل کو رفتار دینے اور اسے دوام بخشنے کے لیے ماضی میں بھی ان گنت مؤثر اقدامات کرتی رہی ہے اور ان میں سے چند اہم اقدامات رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، تنظیم اسلامی کانفرنس (جس کے آج ۵۷ مسلم ممالک ممبر ہیں) جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (جس میں دنیا کے ہر خطے کے طلباء زیر تعلیم ہیں) اور ورلڈ مسلم یوتھ آرگنائزیشن جیسے فعال ادارے کا قیام ہے جو اپنے نصب العین کے مطابق اپنے اپنے دائرہ کار میں تضامن اسلامی کے کارنامے انجام دے رہے ہیں اور عملاً یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ کا جو شیرازہ بکھرا ہوا ہے اسے کسی طرح اسلامی بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

اس طرح مملکت سعودی عرب عالم اسلام کو مادی طور پر مضبوط و متحد کرنے کے لیے ہمیشہ کوشش کرتی رہی ہے اور اس کے لیے مشترکہ اقتصادی ادارے بھی قائم کیے ہیں۔ اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کا قیام اسی دیرینہ کوشش کا ثمرہ ہے جو عالم اسلام کے اندر اقتصادی، تجارتی، صنعتی استحکام کو فروغ دے رہا ہے۔ پھر چونکہ عالم اسلام کے سارے ممالک قدرتی وسائل اور افرادی قوت کے لحاظ سے برابر نہیں ہیں، کوئی بہت زیادہ مالدار نہ ہے تو کوئی حد درجہ غریب کہیں افراد زیادہ ہیں تو کہیں بہت کم، سعودی حکومت نے اس نابرابری کو پائنے کے لیے متعدد دموثر اور مضبوط اقدامات کیے ہیں۔ مثال کے طور پر دوست ممالک کے لیے

مملکت سعودی عرب دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس کا نظام خالص اسلامی بنیادوں پر قائم ہے اور جس کا شعار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ یہاں سے اتحاد و اتفاق، امن و سکون، تعاون و تکافل باہمی کی باد بہار اٹھتی ہے اور تمام اسلامیان عالم کے قلب و جان کے اندر تازگی و توانائی بخشی ہے۔ یہاں سے دنیا کو اخوت و بھائی چارے اور انسانی مساوات کا درس ملتا ہے اور یہ زندگی کے ہر معاملے میں مثالی قیادت و رہنمائی کا حق ادا کرتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مملکت سعودی عرب کو کعبۃ اللہ اور دیگر مشاعر سے نواز کر دینی و روحانی مرکزیت عطا کی ہے اسے قبلہ گاہ مؤحدین عالم بنایا ہے جس کی طرف رخ کر کے اربوں اہل توحید ہر روز نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں جس سے مسلمانان عالم کی اس سرزمین سے قلبی وابستگی اور عالمی اتحاد کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ پھر سال میں ایک مرتبہ دنیا کے مختلف خطوں سے فرزندان توحید کا عظیم اجتماع عالمی اسلامی اتحاد و اتفاق اور باہمی تعاون کی فضا قائم کرتا ہے۔ اس روح پرور اجتماع میں امارت و غربت، شاہی و گدائی اور قومی و نسلی تمام حصاریں ٹوٹ جاتی ہیں اور اس طرح اللہ کے دربار میں پہنچ کر سبھی یکساں و یک رنگ، ہم فکر و ہم خیال اور ہم ساز و ہم آواز ہو جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس روحانی اجتماع و اتحاد کو عملی جام پہنانے میں سعودی حکومت کی استحقاق کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین کو کلام فیضیت عطا کی ہے اور خانہ کعبہ کو اسلامیان عالم کا مرکز، تو سعودی حکومت کے دوستانہ و قائدانہ برتاؤ نے اس پر چار چاند لگا دیا ہے۔ آج حال یہ ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں مسلمانوں پر کوئی سانحہ گزرتا ہے تو سعودی حکومت اس کی چچن محسوس کرتی ہے اور ﴿تَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ کی روشنی میں تعاون باہمی کی مثال قائم کرتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ دنیا کا کوئی بھی مسلمان پریشان حال نہ رہے۔ اس کے

قرض پروگرام حکومت نے اس پروگرام کے تحت ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۲ء سے ۱۴۰۳ھ تک ۳۳ ممالک کو ۹۰ ہزار بلین ریال مہیا کرایا ہے۔ صرف اور صرف اس مقصد سے کہ ان ممالک میں اقتصادی و معاشرتی ترقی کے وہ کام جو ملکی وسائل کی کمی کی وجہ سے تشنہ تکمیل رہ جاتے ہیں ان کی پیٹھ پیچھے عمل میں آسکے۔ اس پروگرام سے ان ممالک کے سر سے غذائی اشیاء کی فراہمی اور قدرتی آفات سے ہوئے خسارے کا بوجھ ہلکا کیا جاسکے۔ سعودی عرب کی طرف سے مسلم ممالک میں اس طرح کے دوسرے زائد اقتصادی ترقی کے پروگرام جاری ہیں۔

سعودی حکومت کی عالم اسلام سے بے پایاں ہمدردی اور محبت کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ وہ صرف یہی نہیں کہ عالم اسلام کی ترقی و خوش حالی کے لیے قرض پروگرام چلا رہی ہے بلکہ اس کی دیرینہ کوشش رہی ہے کہ ان ممالک کے ترقیاتی پروگراموں میں رضا کارانہ طور پر حصہ بھی لیا جائے۔ سعودی عرب کے سابق حکمران شاہ خالد نے تنظیم اسلامی کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں ممبر ممالک سے اپیل کی تھی کہ عالم اسلام میں ترقیاتی پروگراموں کے نفاذ کے لیے کم از کم تین ہزار بلین ڈالر خاص کیے جائیں پھر انہوں نے خود اس مد میں ایک تہائی تعاون دینے کا اعلان کیا جو صرف اعلان تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ سعودی عرب تنظیم اسلامی کانفرنس کے چوتھے اجلاس تک مسلم ممالک میں ترقیاتی کاموں کے لیے سڑک سٹو (۶۷۰۰) بلین ریال مہیا کر چکا تھا۔ یعنی اعلان شدہ رقم سے اکیس سو (۲۱۰۰) بلین زیادہ۔

انتاہی بس نہیں بلکہ سعودی عرب نے مسلم ممالک کے مزدوروں اور اہل حرفہ کے لیے اپنا دروازہ کھول رکھا ہے تاکہ وہ وہاں اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق مختلف میدانوں میں کام کر کے روپے کماتے اور قوم و ملت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ ایک رپورٹ کے مطابق ان مزدوروں اور اہل حرفہ کی تعداد دو بلین سے بھی زیادہ ہے۔

سعودی حکومت کا یہ پہلو بھی قابل ستائش ہے کہ وہ مسلم ملکوں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور بھائی چارہ کے قیام کے لیے سعی و جدوجہد کرتی رہتی ہے۔ اس نے متعدد عرب ممالک کے درمیان تنازعات ختم کرانے کے لیے ثالث کا رول بھی نبھایا ہے۔ ۱۹۸۳ء میں اس نے لبنان کے تعلق

یوم مئی کے حوالہ سے

استحصالی نظام کی جبرہ دستیاں

خبر

جناب مولانا حمید اللہ خاں عزیز

ہے اور نہ کہیں مثال:

① ”جو ملازم یا جو مزدور اپنے مالک کا کام خلوص و دیانت کے ساتھ سرانجام دے اور اپنے رب کی عبادت بھی محبت و اخلاص کے ساتھ بجالائے تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے۔“
② ”محنت کا دنیا میں صلہ روپیہ اور دیگر دنیاوی سہولتوں کی صورت میں ملتا ہے جب کہ محنت کا صلہ آخرت میں ثواب کی صورت میں ملے گا۔“

مزدور کے لیے کئی احادیث ہیں جنہیں پڑھ کر مزدور کی عزت اور اس کی عظمت کا بڑی شدت کے ساتھ احساس ہوتا ہے۔
③ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت بنا دیا ہے۔ لہذا جو شخص اپنے کسی بھائی کو بطور ملازم اپنے ماتحت رکھتا ہے تو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔“

④ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”تین قسم کے انسانوں کے ساتھ میں قیامت کے دن جھگڑوں گا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہو گا جو مزدور سے کام تو پوری طرح لیتا ہے مگر اجرت پوری نہیں دیتا۔“

⑤ مزدور کو اس کی مزدوری فوراً ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ”مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔“

مولانا نجیب اللہ ندوی اپنی مشہور کتاب ”اسلامی قانون محنت و اجرت“ میں رقمطراز ہیں:

”اسلام میں اجیروں اور محنت کش طبقہ کو جو حقوق دیئے گئے ہیں ان میں نہ تو بے قید معیشت کی اجارہ داری ہے کہ مزدور چند افراد کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنا رہے اور نہ اس نے جبری معیشت کا غیر فطری طریقہ اختیار کیا ہے کہ مزدور اپنے کو معاشی جیل خانہ میں محبوس سمجھے۔ اس نے نہ تو محنت کے علاوہ دوسرے عوامل پیدائش سرمایہ زمین اور تنظیم کا انکار کیا ہے جیسا کہ اشتراکی کرتے ہیں اور نہ محنت کو ان عوامل کا ایسا

نیسویں صدی کی ہند۔ دنیا ابھی تک محنت کش طبقہ کو وہ عزت و شرف اور مقام نہیں دے سکی جو آج سے چودہ سو سال قبل اسلام نے عطا کیا تھا۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں دماغی محنت کرنے والے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن جسمانی محنت کو عار سمجھا جاتا ہے۔ اسلام ہر پیشے ہنر دستکاری اور مزدوری کو بنظر تحسین دیکھتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اسلام کے اصول حلال و حرام کے مطابق ہو۔ پیشہ انسان کو ذلیل نہیں کرتا بلکہ خود انسان پیشے کو ذلیل کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میں ہر اس کام کو محنت تصور کیا جاتا ہے جس سے مادی معاوضہ حاصل ہو۔ دوسری طرف اشتراکیت جبری محنت کی قائل ہے لیکن اسلام نہ تو محنت کے ضمن میں اخلاقی قدروں کو پامال کرنے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی جبری محنت کا قائل ہے۔

اسلام ہر اس محنت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو اخلاقی حدود کے اندر ہو اور اجرت و منفعت کے اعتبار سے۔ جن قوموں نے عروج حاصل کیا جن قوموں نے صدیوں اقبال کے پھریرے لہرائے جن لوگوں نے زمین پر اپنی سلطنت اور تمکنت کا سکہ جمایا وہ سب کی سب وہی اقبال مند قومیں تھیں جو ہمیشہ محنت و مشقت کی عادی تھیں۔ دوسری طرف ان کا بل الوجود اور ست قوموں کے حالات کا مطالعہ کریں جن کے اسلاف نے اپنے قوت بازو اور شمشیر زنی کے بل بوتے پر بڑے بڑے باغیوں کو زیر کیا تھا۔ آج ان کی اولاد کی لاپرواہی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ غیروں سے کچھ تو درکنار اپنے مال و متاع بھی سنبھال نہیں سکتے اور محنت و مشقت جیسی گراں بہا جنس سے جی چراتے ہیں۔ پھر ان کو عزت و برتری کیونکر حاصل ہو سکتی ہے؟ دین اسلام نے مزدور اور محنت کش کی عظمت اور اس کے حقوق کے تحفظ کے لیے جو کچھ کیا وہ نہ سامراجی کر سکتے ہیں اور نہ ہی اشتراکیوں کے بلند و بانگ دعوؤں میں اس کی کوئی نظیر دستیاب ہے۔ مزدور کے حقوق اور اس کی عظمت کو دین اسلام نے باقاعدہ ایک قانون و مضابطہ کے ماتحت کیا۔ نبی کریم ﷺ کی معاشی تعلیمات اس قدر واضح اور صاف ہیں کہ ان کی نہ کوئی مثل

تابع بنا دیا ہے کہ وہ اہل سرمایہ کے غلام بن کر رہ جائیں جیسا کہ جمہوری ملکوں میں ہو رہا ہے۔“

اسلام نے تو ایک طرف عام معاشی ناہمواری کو دور کرنے کی کوشش کی ہے دوسری طرف عوامی پیدائش کے جتنے اعضاء ہیں ان میں ربط و تعلق پیدا کیا ہے اور پیدائش دولت کا ایسا متوازن نظام بنایا ہے جس سے نہ تو کسی کی حق تلفی ہوتی ہے اور نہ کسی کے ہاتھ کوئی مجبور ہوتا ہے۔ خصوصیت سے دینی محنت کرنے والوں کو اس نے جو وقعت عطا کی ہے اور ان کو جو حقوق دیئے ہیں اس کی مثال کسی مذہب یا کسی مادی نظام حیات میں نہیں ملتی۔ پھر وہ ایسی اخلاقی حس پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے اس میں وہ مفاد پرستانہ اور خود غرضانہ ذہنیت پیدا نہیں ہونے پاتی کہ خواہ مخواہ محنت اور سرمایہ میں کشمکش پیدا ہو اور اس کے نتیجے میں ہڑتال کریں اور ملک کی صنعت کو نقصان پہنچے۔

قیام پاکستان کے بعد مزدوروں کے حقوق کے لیے قوانین بنائے گئے اب تک، Factories, Act, 1934, Payment of wages Act 1936, workmen compensation Act, social security ordinance 1965, west Pakistan industrial and commercial Employment standing orders ordinance 1968, and minimum wages IRO 2002 ordinance 1961. جیسے قوانین بنائے جا چکے ہیں۔ لیکن مزدور ابھی تک اپنے حقیقی حقوق سے محروم چلے آ رہے ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ جب تک کسی ملک کے اور معاشرے کے اندر اسلام کا معاشی نظام رائج نہیں کیا جاتا سیاسی نظام سرے سے کامیاب ہی نہیں ہو سکتا۔

یکم مئی کو ہر سال پوری دنیا میں یوم مزدور (محنت کشوں کا عالمی دن) کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یوم مئی دراصل غیر مسلم مزدوروں کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس کا آغاز امریکی شہر شکاگو سے 1886ء میں ہوا تھا۔ اسلامی روایات سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

دسمبر 1971ء میں ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالا اپنی انتخابی مہم میں بھٹو نے سوشلزم کا نعرہ بلند کیا تھا اور ملک کے مزدور کسان اور ہاری کو سبز باغ دکھائے گئے تھے۔ اقتدار میں آنے کے بعد بھٹو نے یکم مئی 1972ء کے دن پاکستان کی تاریخ کا پہلا یوم مئی منایا۔ 1972ء کے

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جُہ و دستار نہیں ملتے

خطبہ جمعہ و تحفظ حریم شریفین ریلی

تمام سامعین مسجد سے چوک پکھری میں نکل آئے۔ جہاں کئی دیگر مساجد سے لوگ نماز جمعہ کے بعد پہنچ چکے تھے۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کی قیادت میں یہ تحفظ حریم شریفین ریلی چوک ریٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوئی تو ناظم مرکزی دفتر ۱۰۶ راوی روڈ مولانا حافظ بابر فاروق رحیمی بھی جامعہ شمس الہدیٰ میں خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرما کر ریلی میں شریک ہو گئے۔ اسی طرح حافظ محمد یوسف پسروری بھی جامع مسجد میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد ریلی میں آن پہنچے جس سے ریلی کا حسن دوبالا ہو گیا۔

ریلی کے اہتمام میں اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان اور ذمہ داران نے خاصی دلچسپی لی جو کہ جماعتی اور تنظیمی جھنڈوں کے علاوہ کافی تعداد میں سعودی عرب حکومت سے یگانگت و یکجہتی پر مبنی نعروں کے پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے۔ شرکائے ریلی پورے جوش و خروش سے پاک عرب دوستی زندہ باد ہماری جان ہمارا ایمان تحفظ حریم شریفین۔ خادم الحرمین شاہ سلمان زندہ باد کے فلک شکاف نعرے بلند کر رہے تھے۔ ریلی پر کڑکتی دوپہر کی دھوپ گرمی کا کوئی اثر معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ تمام لوگ حریم کی محبت میں سرشام شاداں فرحاں چل رہے تھے کہ افتتاحی پوائنٹ چوک ریٹ ہاؤس آ گیا۔ جہاں مقررین نے حریم شریفین کی محبت میں گلہائے عقیدت نچھاور کیے۔ ان میں حافظ عبدالغفار نقیب، حافظ سلمان اعظم، قاری محمد عرفان، حافظ بابر فاروق رحیمی، حافظ عبدالغفور طاہر، ڈاکٹر محمد ریاض ناظم، حافظ محمد اعجاز سہیل، مولانا محمد منیر، فاروق الرحمن مدنی کے نام قابل ذکر ہیں۔ دعائے خیر پر ریلی کا اختتام ہوا۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور ۱۹ اپریل کو لاہور ریلی میں شرکت کے وعدے اور امید پر رخصت ہوئے اور اگلے سفر برائے فیصل آباد کے لیے روانہ ہو گئے۔

حافظ سلمان اعظم، حافظ عرفان الہی اور دیگر کارکنان اے وائی ایف کے اصرار پر ۱۷ اپریل کا خطبہ جمعہ المبارک سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے دسکے شہر کی معروف قدیمی مرکزی جامع مسجد عزیزہ میں ادا فرمایا۔ ایک دو دن کے انتہائی کم وقت میں انتظامیہ نے بڑی تیزی اور فعالیت کے ساتھ تمام تشہیری ذرائع بروئے کار لائے جس کے نتیجے میں مسجد آغاز خطبہ سے پہلے ہی کچھ کچھ بھر چکی تھی۔ بٹ صاحب نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیے اور کہا کہ دنیا کے جغرافیہ پر تمام شہروں اور بستیوں میں سب سے اعلیٰ، افضل اور مقدس اگر کوئی بستی ہے تو وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔ شہر مکہ ہمارے پیارے رہبر و رہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مولد اور شہر مدینہ آپ ﷺ کا مدفن ہے۔ کائنات کی کوئی دوسری ایسی شے نہیں جہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے ثواب کے برابر ملے یہ شرف بیت اللہ کے حصہ ہی میں آیا ہے اور روضۃ من ریاض الجنۃ صرف مسجد نبوی کا شرف ہے۔

انہوں نے حریم شریفین کی فضیلت پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے روحانی مراکز ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی حالات، یمن اور سعودی عرب کے حالات، حوثی قبیلہ کی تخریب کاریوں، غنڈہ گردیوں اور دیگر غیر ممالک کی سیاہ کاریوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے الحمد للہ کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی تلقین کی اور ساتھ ہی ساتھ موجودہ پاکستانی حکمرانوں کو بھی وفا کا درس دیا اور فکر آخرت کی طرف توجہ دلائی۔ اختتام خطبہ پر انہوں نے ۱۹ اپریل بروز اتوار ناصر باغ تا اسبلی ہال تحفظ حریم شریفین ریلی کا بھرپور اعلان کیا اور بتلایا کہ اس مرکزی ریلی کی قیادت حضرت الامیر پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالکریم ﷺ فرما رہے ہیں جس پر عوام نے شرکت کا وعدہ کیا۔ نماز جمعہ کے بعد

بعد آج تک ہر سال یوم مئی منایا جاتا ہے۔ عام تعطیل ہوتی ہے اور نعرے لگتے ہیں کہ یہ مزدوروں اور محنت کشوں کا دن ہے۔ شہری مزدور اس دن کارخانوں سے چھٹی کرتے ہیں۔ سرخ جھنڈے لہرائے جاتے ہیں تاہم ہمارے دیہاتوں کے مزدور اور محنت کش اس دن کی سرکاری تقریبات اور تعطیل سے بے خبر گندم کی کٹائی میں مصروف رہتے ہیں۔ جہاں ان کو معقول معاوضہ جس کی صورت میں ملتا ہے۔

یوم مئی دراصل یکے اور سرکاری مزدوروں کی چھٹی کا دن بن کر رہ گیا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارے عقائد کے مطابق یوم مئی کا اسلام اور اسلامی روایات سے کوئی تعلق نہیں۔ بسنت، دیپک، ڈنڈے، اپریل فول، ہولی اور دیوالی کی طرح یہ بھی مکمل غیر اسلامی روایت ہے۔ کمیونسٹ ممالک نے اسے مالک و مزدور کے درمیان تلخ پیدا کرنے کے لیے ایجاد کیا ہے۔

شریعت مطہرہ تو مزدور کو آقا کا بھائی قرار دیتی ہے جب کہ امریکی اور روسی قوانین مزدور کو جائز حق سے بھی محروم رکھتے ہیں۔ مزدوروں، مزارعوں اور ہاریوں کے تمام مسائل کا حل اسلام کے اندر ہے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی 4.4% آبادی انتہائی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ 2009ء میں 2000 افراد نے بے روزگاری سے تنگ آ کر خودکشی کی۔ اس وقت لاکھوں لوگ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بے روزگار ہیں اور ہر سال مالی بحران 58 لاکھ بچوں کو سکول جانے سے محروم کر دیتا ہے۔ 40% بچے غذائی قلت کی وجہ سے بھوکے رہتے ہیں۔

پاکستان میں لوگوں کی معاشی حالت کا اندازہ لگانے کے لیے بڑے بڑے شہروں کے پسماندہ علاقوں کا دورہ کریں تو تنگ و تاریک گلیوں میں بغیر جوتوں کے ننگے پاؤں اور میلے کپلے، پٹے پرانے لباس میں لمبوس بچے زندگی کی چمک اور رعنائی سے محروم عورتیں، چھتوں سے محروم کھلے آسمان تلے راتیں گزارنے والے لوگ بھی اسی پاکستان کا حصہ ہیں۔

اتنی ذلت، اتنی غربت، اتنی محرومی؟ کیا یہ سب کچھ اسی طرح برقرار رہے گا؟ کیا اقتصادی نظام کی چیرہ دستیوں اسی طرح قائم رہیں گی؟ ہم یوم مئی بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں لیکن کبھی نام نہاد مزدور لیڈروں اور حکمرانوں نے کسی اینٹوں کے بجٹے پر 6 سال کے معصوم سے بچوں سے لے کر 90 سال کے بوڑھے مزدور (دراصل غلام) کا حال پوچھا ہے؟؟؟

یادِ رفنگان

امان اللہ مجاہدؒ... ایک بلند پایہ خطیب

تحریر جناب مولانا بلوچ خان جاناہار

سیالکوٹ آمد

خطیب معروف ہو گیا۔ اپنی تقاریر میں قرآن سنا میرا معمول بن گیا، سامعین بھی سمجھتے کہ میں حافظ قرآن ہوں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ تین سال مسجد قدس میں خطابت کے بعد تقریباً بارہ سال تہ سن آباد کی مسجد مبارک اہل حدیث فیصل آباد میں یہی خدمت سرانجام دی۔

جامع مسجد محمدی اہل حدیث جناح پارک کے بانی و متولی میاں نذیر احمد مرحوم جو سیالکوٹ شہر کے ایک معروف صنعت کار بھی تھے، علمائے اہل حدیث کے ساتھ ان کی محبت و عقیدت مندی ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ علمائے کرام کو انواع و اقسام کے کھانے کھلاتا، ان کے تبلیغی پروگرام کرواتا، ان کی خدمت کو اپنی زندگی کا اولین مقصد سمجھتا، میاں صاحب مرحوم کی شخصیت کا خاصہ تھا۔ میں نے سن رکھا تھا کہ تعمیر مسجد کے بعد جب پہلی دفعہ مولانا حافظ عبداللہ ثار صاحب خطبہ جمعہ کی ادا ہوئی کے لیے منبر پر تشریف فرما ہونے لگے تو میاں صاحب مرحوم نے پہلے منبر کی سیڑھیوں کو اپنی قمیض کے پٹو سے صاف کیا، پھر مولانا کو بٹھایا، مولانا حافظ عبداللہ ثار صاحب کے بعد میاں صاحب نے کئی علماء کو بلایا اور سنا، میرے متعلق ان کے انتہائی قریبی اور دیرینہ ساتھی حاجی محمد صدیق صراف مرحوم نے انھیں آگاہ کیا کہ امان اللہ مجاہد کو بھی سنیں، میرا اگرچہ سیالکوٹ آنے کا کوئی ارادہ نہ تھا، بس ایک ہی جمعہ پڑھایا اور یہی خطبہ میری سیالکوٹ آمد کا سبب بن گیا، اب گزشتہ پندرہ سال سے اسی خدمت پر معمور ہوں، الحمد للہ۔

مولانا امان اللہ مجاہدؒ کی اس گفتگو کو آج پانچ سال گزر چکے ہیں، آج ایک بار پھر مجھے اپنی جماعت کے نامور عالم دین، مفسر قرآن، شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی بات یاد آ رہی ہے کہ ہمارے مبلغین و واعظین شرک و بدعات کے خلاف برسرِ پیکار فوج کی صفِ اول کے مجاہد ہوتے ہیں، جو دشمنانِ توحید و سنت کا تنہا اپنی جان کی پروا کیے بغیر مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔ واعظین کی یہ خوبی دیکھو خدامِ دین سے انھیں منفرد مقام عطا کرتی ہے۔

مولانا امان اللہ مجاہدؒ اسمِ با مسمیٰ پنجابی زبان کے بلند پایہ خطیب، حق گوئی و سبے باکی میں بے نظیر، ناموافق

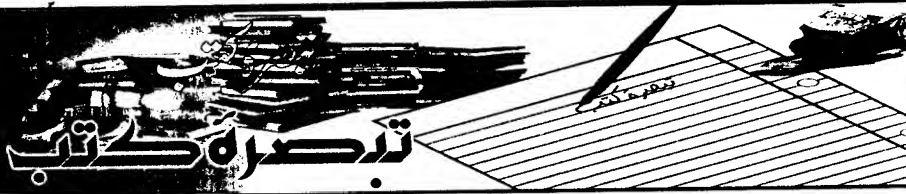
ہمیں سزا بھی ملتی اور کبھی گھر سے بھی نکال دیا جاتا۔ ہماری پھوپھیاں اکثر ہمارے والد صاحب سے کہتیں کہ فتح محمد! ان بچوں کو نہ مارا کر ان کی قسمت میں پڑھنا نہیں ہے۔ والد صاحب فرماتے کوئی بات نہیں میں ان شاء اللہ ان کی قسمت میں کر کے چھوڑوں گا، بہر حال انھوں نے ہمیں پڑھا لیا۔ والد کے اولاد پر ویسے ہی بہت زیادہ احسانات ہوتے ہیں، میرا تعلیم مکمل کر لینا ان کے بہت سارے احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان ہے۔ اب جب وہ وقت یاد آتا ہے تو سخت ندامت ہوتی ہے، اپنے خاندان سمیت پورے پاکستان میں جو عزت اللہ نے مجھے دی ہے وہ میرے والد کی محنت کا ثمرہ ہے۔

اسی مدرسہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی سے درس نظامی کی سفرِ اغت حاصل کرنے کے بعد دورہ تخصص کے لیے جامعہ رحمانیہ لاہور چلا گیا۔ دورہ کے دوران ہی میرا داخلہ ”جامعہ الملک سعود“ ریاض کے شعبہ تدریس المعلمین میں ہوا۔ ریاض یونیورسٹی سے تکمیلِ نصاب کے بعد واپس آیا اور ایک سال تک جامعہ ابی بکر کراچی سے وابستہ رہا، بعد ازاں شہید ملت علامہ احسان الہی ظہیرؒ کی خواہش پر جامع مسجد قدس اہل حدیث فیصل آباد میں خطابت کی ذمہ داری سنبھال لی۔ پہلا خطبہ جمعہ پہلے سے ہی تیار شدہ موضوع کے تحت پڑھایا جو بہت پسند کیا گیا۔ آئندہ خطبہ کی تیاری کے لیے سخت محنت کرنا پڑی، پہلے موضوع کا انتخاب پھر موضوع کی مناسبت سے قرآن پاک سے آیات کی تلاش پھر کتب احادیث سے اسی مناسبت سے احادیث کا انتخاب، تمام آیات و احادیث کو خوب رٹنے لگا لگا کر زبانی یاد کرنا، ایک سال تک یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا، جس سے میرا اپنا اسلوب متعارف ہونا شروع ہو گیا، قدرتی طور پر میرا میلان کیسٹ کی طرف نہیں ہوا، جیسا کہ ہمارے اکثر عوامی خطیب ٹیپ ریکارڈ کی طرح چلتے ہیں۔ اسی ایک سال کی محنت سے اللہ تعالیٰ نے میری زبان رواں کر دی اور میں

پچھلے دنوں ہم اپنے عمر کے ایک اور قابلِ فخر عالم دین اور درویش طبع بلند پایہ خطیب حضرت مولانا امان اللہ مجاہدؒ (رحمۃ اللہ علیہ) کے وجودِ مسعود سے محروم ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

مولانا امان اللہ مجاہدؒ اپنے ایک مطبوعہ اثر و پو (تذکرہ مساجد اہل حدیث سیالکوٹ شہر از عبدالرحمان جاناہار سن اشاعت ۲۰۱۰ء) میں فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کا نام فتح محمد ہے، میری تاریخِ پیدائش ۱۹۵۹ء اور میرا آبائی علاقہ فیصل آباد ہے۔ پرائمری تک تعلیم اپنے ہی گاؤں موضع ”وڈیاں ناگاں“ میں حاصل کی۔ اسی دوران میرے بڑے بھائی فیض اللہ منور (فاضل درس نظامی) مدرسہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد میں زیرِ تعلیم تھے۔ مجھے بھی شوق پیدا ہوا کہ میں بھی اپنے بھائی کے ساتھ مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کروں۔ چنانچہ والد صاحب نے مجھے بھی اسی مدرسہ میں داخل کروا دیا۔ اس وقت اس مدرسہ کے مہتمم و صدر مدرس جماعت اہل حدیث کے نامور عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ و پروالوٹی تھے۔ اپنے خاندان میں میرے والد صاحب کے سوا کوئی بھی اہل حدیث نہ تھا، اس لیے ان کی شدید خواہش تھی کہ میرے بچے خالص قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کر کے عالمِ دین بنیں۔ حصولِ تعلیم کے لیے ان کے شوق کا یہ عالم تھا کہ وہ ہم دونوں بھائیوں کو روزانہ اپنی سائیکل پر مدرسہ چھوڑنے جاتے، جب کہ مدرسہ ہمارے گھر سے تقریباً آٹھ میل کی مسافت پر تھا۔

ابتداء میں شوق سے داخلہ تو لے لیا، مگر جلد ہی یہ شوق آتما شروع ہو گیا۔ ادھر والد صاحب آٹھ میل کی مسافت طے کر کے ہمیں مدرسہ چھوڑ کر جاتے ادھر ہم دونوں بھائی پیدل واپس گھر پہنچ جاتے۔ ایک عرصہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ہم ضد کرتے کہ ہم نے نہیں پڑھنا، والد صاحب ہند رہے کہ میں نے یہی پڑھنا ہے۔ اس پر



پر صرف ایک لنگوٹی اور تین انچ چوڑا سینہ پوش رہ گیا۔ سڑکوں، پارکوں اور کلبوں میں کھلم کھلا بوس و کنار کے مناظر نظر آنے لگے اور اب حالت زار یہ ہے کہ ”امریکہ کے ہائی سکولوں میں طالبات کی تعداد کم ہو رہی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دوران تعلیم حاملہ ہو جاتی ہیں۔ کچھ لڑکیاں ہائی کلاسز میں پہنچنے سے پہلے ہی اس مصیبت میں پھنس جاتی ہیں۔

امریکہ دنیا کا امیر ترین ملک ہے، ہر چیز کی وہاں فراوانی ہے۔ مگر متول لوگ خود کشیاں کر رہے ہیں۔ اس کا سبب عورت ہے۔ اس کی آوارگی نے معاشرے میں جنسی بے راہروی پیدا کر دی ہے۔ اس کی حالت زار بھی باعث عبرت ہے۔ وہاں عائلی نظام بھی تہ وبالا ہو کر رہ گیا ہے۔ یہاں معاشرے کے اندر مغرب کی تقلید میں مشرقی روایت سے ہٹ کر جس طرح جنسی انارکی پھیل رہی ہے وہ ایک لمحہ فکر یہ بھی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں فاضل مرتب جناب ڈاکٹر عبدالغنی فاروق جو متعدد کتابوں کے مؤلف، مرتب، مصنف اور مترجم ہیں انہوں نے بڑی محنت و تحقیق کے ساتھ ایسے واقعات جمع کیے ہیں جن سے یورپ و امریکہ میں عورت کی حالت زار کا پتہ چلتا ہے۔ یہ واقعات 1985ء سے 1996ء تک دس سال کی خبروں کے حوالوں پر مشتمل ہیں جسے بڑے اہتمام کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔ 1996ء کے بعد وہاں عورتوں کی حالت زار میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ فاضل مرتب انہیں بھی مرتب کر کے امریکہ و یورپ کو عورتوں کی حالت زار کا آئینہ دکھائیں گے۔ (مدیر)

نام کتاب: امریکہ اور یورپ میں عورتوں کی حالت زار
مرتبہ: ڈاکٹر عبدالغنی فاروق (ایم این ایچ ڈی ڈی ایچ ایم ایس)
صفحات: 96 قیمت: درج نہیں
خوبصورت طباعت، فورکٹر ٹائٹل
ناشر: بیت النکاح، الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

امریکہ اور یورپ جو اپنے آپ کو جمہوریت، تہذیب و تمدن، فلاح انسانیت اور تکریم انسانیت کا علمبردار سمجھتے ہیں اور عورت کی آوارگی کو آزادی کا نام دے رکھا ہے جبکہ عورت وہاں بے حد مظلوم ہے۔ اسے جنسی اور گھریلو تشدد اور غیرت کے نام پر قتل کیا جاتا ہے۔ شب و روز شراب نوشی کی وجہ سے کئی مہلک امراض کا شکار ہے۔ مردوں کے برابر انہیں حقوق حاصل نہیں۔ انہیں مردوں کے مقابلے میں 20% مزدوری بھی کم دی جاتی ہے۔ جیلوں میں بھی ان سے بہیمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ فوجی عورتیں بھی جنسی تشدد کا نشانہ بنتی ہیں۔ ایسے ہی کٹھن حالات میں وہ خود کشی کر لیتی ہیں۔

شہروں میں لڑکیاں بن سنور کر سڑکوں، بازاروں اور ہوٹلوں میں آتی ہیں اور اوباش لڑکوں کو دعوتِ نظارہ دیتی ہیں حالانکہ حجاب حسن ہے۔ حسن بے حجاب ہو جائے تو بے قدر ہو جاتا ہے۔ حیا ایسی صفت ہے جس قوم سے اٹھ جائے وہ اپنی موت آپ مر جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حیا کو ایمان قرار دیا ہے۔

یورپ میں عورت پہلے گھر سے باہر آئی۔ پھر اس نے گھٹنوں تک ٹانگیں اور کندھوں تک باہیں نکلی کر لیں۔ اس کے بعد اس نے گریبان اتنا پھیلا لیا کہ سب کچھ نظر آنے لگا۔ رقص گاہوں اور فلموں میں اس کے بدن

حالات کے باوجود تنگ نظر و تنگ ذہن مخالف سامعین کو قرآنی آیات و احادیث کے استدلال سے مسخر کرنے والے، خطبہ جمعہ کی ادائیگی کے لیے فیصل آباد سے سیالکوٹ کا بلا قطل 18 سال سفر کرنے والے یقیناً قابلِ فخر مجاہد تھے۔ دورانِ خدمت جامع مسجد محمدی اہل حدیث سیالکوٹ کشادہ اور وسیع ہونے کے باوجود تنگی داماں کا شکار و شکایت کناں رہی۔ پنجابی زبان کے خطیب ہونے کے باوجود مولانا کے خوشہ چینوں میں اعلیٰ سرکاری افسران و عہدہ داران سمیت زندگی کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے پڑھے لکھے حضرات کے ساتھ ساتھ خواتین کی بھی کثیر تعداد جمع ہوتی تھی، اس میں شک نہیں کہ مولانا کثیر المطالعہ کتاب دوست انسان تھے۔

مسک حقه اہل حدیث کا یہ بے باک سپاہی جسمانی اعتبار سے درمیانہ قد، معتدل جسامت، کشادہ پیشانی، ہمیشہ مسکراتا خوش گوار چہرہ، گردن کی گدی پر کھیلنے لگنے لے ہنگڑیا لے بال، گلابی سرخی مائل رنگت، سرمہ سے بھر پور غزالی آنکھیں، خوش الہان و خوش لباس، کندھے پر سرخ عربی رومال، سر پہ قرآنی (جناح کیپ) ٹوپی، جس سے ملتے جب ملتے خوشی سے آنکھیں چمک اٹھتیں۔ بیماری نے دو دفعہ دل پر جان لیوا حملہ کیا، مگر ڈاکٹروں کی احتیاطی تدابیر کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بھی فرماتے رہے کہ اللہ کے قرآن اور نبی مکرم ﷺ کا فرمان سناتے سناتے اگر جان بھی نکل جائے تو اس سے بڑی سعادت مندی کی موت کیا ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے نیک و صالح بندے اسی موت کا بے تابی سے انتظار کرتے ہیں کہ کب رفیقِ اعلیٰ کا بلاوا آئے اور خالقِ حقیقی سے شرفِ ملاقات کی سعادت نصیب ہو۔

اب کی بار بیماری کی یہ کوشش اس وقت کامیاب ہوئی جب خالقِ حقیقی سے ملاقات کا وقت آ گیا۔ 11 مارچ 2015ء کو مولانا امان اللہ مجاہد اپنی زندگی کا مقصد پورا اور سفر مکمل کر کے اس دنیا فانی کو چھوڑ گئے۔

ادائیگی نماز جنازہ سے قبل جب شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد الحق اثری رحمہ اللہ نے پیار سے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا تو مولانا مجاہد کا پر رونق چہرہ اس تاثر کا احساس دلا رہا تھا کہ زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

ضرورتِ خادم

جامع مسجد طیبہ الحمدیٹ الحمدیٹ مارکیٹ لاہور میں متشرع اور محنتی خادم کی ضرورت ہے مشاہرہ حسبِ لیاقت دیا جائے گا۔ رابطہ: قاری عمران یوسف میر محمدی

سعودی عرب کی حمایت اور تحفظ حریم شریفین ریلیاں

ایرانی آرمی چیف کی سعودی عرب پر حملے کی دھمکی قابل مذمت ہے۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے

لاہور..... سرکاری جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے ایرانی آرمی چیف بریگیڈیئر علی رضا پور دستان کی طرف سے سعودی عرب پر حملے کی دھمکی کی پرزور مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس دھمکی سے واضح ہو گیا ہے کہ حوثی باغیوں کا سرپرست کون ہے۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ کیا ایران اپنے ہاں کسی گروہ کی بغاوت برداشت کرے گا؟ وہ یمن میں حوثی باغیوں کی مدد یا دفاع کس قانون کے تحت کر رہا ہے جبکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے یمن میں سرگرم حوثی باغیوں کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساری دنیا ایک طرف ہے اور ایران اور اس کے بعض حلیف دوسری طرف ہیں۔ سلامتی کونسل کی قرارداد کا پاکستان سمیت تمام مہذب ممالک نے خیر مقدم کیا ہے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے عزم کا اظہار کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران شام میں صدر بشار الاسد کے خلاف جاری عوامی بغاوت کی تحریک کو کچلنے کے ساتھ ساتھ لبنان اور عراق میں بھی اپنی فوجی مداخلت جاری رکھے ہوئے ہے۔ اسی طرح حوثی باغیوں کو بھی سرزمین حریم پر قبضے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ جن کی ایران سرپرستی کر رہا ہے۔ ایرانی آرمی چیف کی تازہ دھمکی یمن پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد کی روح کے بھی خلاف ہے۔ بریگیڈیئر علی رضا پور دستان سے پہلے پاسداران انقلاب کے ڈپٹی چیف جنرل حسین سلامی نے بھی یمن کے حوثی باغیوں کو سعودی عرب پر حملوں کی ترغیب دی تھی اور کہا تھا کہ حوثیوں کے پاس سعودی عرب کے تمام شہروں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھنے والے میزائل موجود ہیں۔ حافظ عبدالکریم کا کہنا تھا کہ ان حالات میں پاک فوج کا سعودی عرب جانا ناگزیر ہو چکا ہے۔ ہم دفاع حریم کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ ہماری دفاع حریم کی تحریک جاری ہے اور ملک کے دیگر شہروں میں بھی دفاع حریم ریلیاں نکالی جائیں گی۔ (میڈیا سیل راوی روڈ لاہور)

ایرانی بری فوج کے سربراہ کی سعودی عرب پر حملے کی دھمکی ناقابل برداشت ہے

اسلام آباد..... ایرانی بری فوج کے سربراہ کی سعودی عرب پر حملے کی دھمکی ناقابل برداشت ہے اور حوثی باغیوں کی سرپرستی کے اعتراف سے ایران کی سعودی عرب دشمنی واضح ہو گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار علامہ عبدالعزیز حنیف، سینئر نائب امیر، مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے مرکز اہلحدیث اسلام آباد میں مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد اور اولپنڈی کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کے دوران کیا۔ شرکاء اجلاس میں حافظ مقصود احمد امیر، سید عتیق الرحمن شاہ امیر اولپنڈی، چوہدری محمد یوسف سلفی ناظم، قاری ظہیر احمد ہزاروی سینئر نائب ناظم۔ ایم این اے سلفی ناظم رابطہ دیگر شامل تھے، علامہ عبدالعزیز حنیف نے کہا کہ دنیا میں کوئی ملک کسی بھی باغی کو برداشت نہیں کرتا اور جس طرح ایران اپنے ملک میں کسی باغی گروہ کی بغاوت کو برداشت نہیں کرے گا تو وہ کس قانون اور اخلاقی اصولوں کے تحت یمن میں موجود حوثی باغیوں کی مدد کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی یمن کے حوثی باغیوں کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس پسند اقوام ایک طرف ہیں اور دہشت گردی کو فروغ دینے والی قوتیں ایران کے ساتھ ہیں۔ پاکستان سمیت تمام امن پسند ممالک نے سلامتی کونسل کی قرارداد کا خیر مقدم کیا ہے اور اس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن تعاون کا عزم ظاہر کیا ہے۔ اس سے قبل ایرانی پاسداران انقلاب کے ڈپٹی چیف نے حوثی باغیوں کو سعودی عرب پر حملہ کرنے کی ترغیب دی تھی اور موجودہ تناظر میں ایرانی بری فوج کے سربراہ علی رضا پور دستان کی بزدلانہ دھمکی محض دیوانے کا خواب ہے۔ اہل پاکستان، دفاع حریم شریفین کی خاطر کسی بھی طرح کا قدم اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔ حافظ مقصود احمد، امیر اسلام آباد نے کہا کہ ایران کی طرف سے سعودی عرب کو دھمکی ایک جارحانہ اقدام ہے اور ایران کا یمن تنازعہ میں مداخلت کرنا خطرناک فعل ہے۔ عالم اسلام سعودی عرب پر حملہ کی کوئی صورت برداشت نہیں کرے گا۔ ایران کے بیان سے یمن تنازعہ مزید طول پکڑ سکتا ہے لہذا ایران کو ایسا اقدام اٹھانے سے گریز کرنا چاہیے جس سے عالم اسلام کے مجموعی امن کو نقصان پہنچے۔

ایران کے آرمی چیف کی سعودی عرب پر حملے کی دھمکی یوتھ فورس کا احتجاجی مظاہرہ

لاہور..... اہل حدیث یوتھ فورس نے ایرانی فوج کے سربراہ کی سعودی عرب کو واضح دھمکی کے خلاف لاہور پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس کی قیادت مرکزی رہنما حافظ بابر فاروق رحیمی نے کی۔ مظاہرے میں سینکڑوں افراد نے نائز جلا کر ایران کے خلاف احتجاج کیا اور سعودی عرب کے ساتھ اظہارِ رنج بھی کیا گیا۔ مظاہرے سے راہنما مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان حافظ بابر فاروق رحیمی اہل حدیث یوتھ فورس لاہور کے صدر حافظ ارشد عمران ظہیر، مولانا عطاء الرحمن حقانی، حافظ سلیمین طہ اور عمران مجاہد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی فوج کے چیف کی دھمکی کے بعد سعودی عرب فوج بھیجے کی مخالفت کا جواز ختم ہو گیا ہے اور حوثی باغیوں کے بارے سعودی خدشات درست ثابت ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی فوجی چیف کی دھمکی سے ایران کی طرف سے حوثی باغیوں کی سرپرستی بے نقاب ہو گئی ہے اور ایران کا اصل چہرہ اور کردہ عزائم دنیا کے سامنے آ گئے۔ انہوں نے سلامتی کونسل سے اس دھمکی کے نوٹس کا مطالبہ کیا۔ سعودی عرب کا یمن کی قانونی حکومت کی درخواست پر مدد کا فیصلہ شریعت کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کو ملنے والی دھمکی کے بعد پاک فوج بھیجے کی مخالفت بے معنی ہو کر رہ گئی ہے۔ قائد اہل حدیث سینیٹر پروفیسر ساجد میر کے خدشات درست ثابت ہو رہے ہیں کہ حوثی باغیوں کی ایرانی سرپرستی عالم اسلام اور دنیا کا امن تباہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدینہ پر قبضے کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ ایرانی آرمی چیف کی دھمکی دراصل گیدڑ بھیسی ہے۔

خانیوال میں تحفظ حرمین شریفین ریلی

✽ خانیوال..... امیر محترم علامہ سینیٹر حافظ ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ضلع خانیوال نے مملکت سعودی عربیہ کے حق میں ایک شاندار اور پروقار ریلی کا اہتمام کیا۔ ریلی کا آغاز جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال سے ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر سینیٹر نائب امیر ضلع خانیوال کی قیادت میں ہوا، بعد ازاں یہ پرجوم ریلی چوک فاروق اعظم فی ایم، اے چوک سے ہوتی ہوئی مختلف بازاروں کا چکر لگانے کے بعد خانیوال کے مصروف ترین چوراہے، ایوب چوک میں اختتام پذیر ہوئی، ضلعی انتظامیہ پولیس اور ٹریفک پولیس کے نوجوان ریلی کے ہمراہ رہے۔ شرکاء ریلی پاک عرب دوستی زندہ باد، ساجد میر قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں، حرمین کا پاسبان شاہ سلمان، شاہ سلمان، کے پر جوش نعرے لگاتے اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ شرکاء ریلی ہاتھوں میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے خوبصورت پرچم تھامے جبکہ کاندھوں پر سعودی اور پاکستانی پرچم کی پٹیاں جن پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور مجلس اسلامی پاکستان کے لوگوں نے ہونے والے تھے سجائے۔ دئے خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔ ریلی میں چاروں تحصیلوں کی بھرپور نمائندگی موجود تھی، ایوب چوک میں ریلی کے اختتام پر ریلی سے سید عبدالغفار شتیق ناظم ضلع، مولانا عبدالغفار فردوسی ناظم مالیات ضلع، مولانا غنفر محمود ناظم تحصیل خانیوال، مولانا عبدالرشید سعیدی، قاری ایاز ناصر، قاری انس سعیدی، قاری عنایت اللہ، مولانا رفیق مدنی، مولانا راشد نذیر اور تحصیل و ضلعی قارئین نے خطاب کیا۔ ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر نے اپنے خطاب میں کہا کہ مملکت سعودی عرب اور پاکستان کے برادرانہ تعلقات میں رخنہ اندازی کرنے والے منہ کی کھائیں گے۔ مملکت سعودی عربیہ اور حرمین شریفین کی سلامتی کے لئے پاکستانی افواج اور عوام کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین اور مملکت سعودی عرب کا دفاع ایک ہی چیز ہے۔ (رائے نعمان بن شان۔ سیکرٹری اطلاعات تحصیل خانیوال)

وطن عزیز کے مسلمان تحفظ حرمین کے لیے جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں

✽ بدو ملہی..... تحفظ حرمین ملین مارچ کی کامیابی پر قائدین مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ملین مارچ سے دنیا کو پاکستان کے حوالے سے مثبت پیغام پہنچا ہے۔ وطن عزیز کے مسلمان تحفظ حرمین کے لیے جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث بدو ملہی کے ناظم نذیر احمد اسد سندھو نے تحفظ حرمین ملین مارچ سے وابستہ پر مقامی صحافیوں سے گفتگو کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان سعودی عرب کے دفاع کے لیے فوری اقدامات کر کے اپنا مذہبی اور اخلاقی فریضہ ادا کرے۔ دریں اثناء ضلع نارووال کے امیر حافظ عبدالحمید بٹ، بدو ملہی کے امیر محمد یونس بٹ، تحصیل نارووال کے امیر چودھری شوکت علی مہیس، چودھری سعید احمد اللہ توکل والے، مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ممبر مجلس عاملہ چودھری بشیر احمد بشر ملہی، اہل حدیث یوتھ فورس ضلع نارووال کے صدر حاجی عبدالحمید بٹ، اہل حدیث یوتھ فورس بدو ملہی کے صدر محمد شہباز بھٹی، سینیٹر نائب صدر احسان الہی بٹ، جنرل سیکرٹری حسن فاروق سندھو، سیکرٹری نشر و اشاعت محمد یاسر بھٹی، شیخ اعجاز احمد، قاری نصر اللہ ناصر، قاری محمد صدیق انجم اور چودھری محمد ارشد نے ریلی کی کامیابی پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی قائدین سینیٹر پروفیسر ساجد میر، حافظ عبدالکریم، محمد نعیم بٹ، پروفیسر عبدالستار حامد، میاں محمود عباس، حافظ ذاکر الرحمان صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ، حافظ عمران تبسم اور حاجی منظور الہی کو مبارکباد پیش کی ہے۔ (ناصر حکیم بھٹی)

شہباز شریف کے دورہ سے غلط فہمیاں دور ہوئیں!

✽ ہوپ..... حج آرگنائزر زریسیو ایٹن آف پاکستان (ہوپ) کے مرکزی رہنماؤں چیئر مین ہوپ حاجی مقبول احمد، سیکرٹری جنرل ثناء اللہ خان، چیئر مین کے پی کے مسعود شنواری، چیئر مین پنجاب احسان اللہ، چیئر مین سندھ حاجی محمد یوسف، چیئر مین بلوچستان قیمت خان، چیئر مین فانا پیر عاقل شاہ اور چیئر مین میڈیا کینی حافظ شتیق کاشف نے وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے دورہ سعودی عرب کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کے سعودی عرب کی حمایت میں پالیسی بیان اور شہباز شریف کی سربراہی میں دورہ سعودی عرب سے پاک سعودیہ تعلقات خراب کرنے کی خواہش کرنے والوں کو مایوسی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام سعودی عرب کے ساتھ ہیں اور پاکستانی پارلیمنٹ کی ہم قرارداد سے پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو دور کر کے حکومت نے عوام کی امنگوں کی ترجمانی کی ہے کیوں کہ پاکستان کے عوام یمنی باغیوں کو غاصب اور قابل گرفت سمجھتے ہیں اور یمن سمیت کسی بھی ملک پر اندرونی و بیرونی جارحیت کو قابل مذمت و مرمت سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حوثی باغیوں اور ان کی سرپرستی کرنے والوں کے خلاف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد خوش آئند اور اصولوں کی فتح ہے حکومت پاکستان اس قرارداد پر عمل درآمد کے لیے اپنی افواج سعودی عرب بھیجے کیوں کہ منتخب آئینی حکومت کے خلاف باغیوں کی سرکوبی بلا تفریق جاری و ذی چاہیے۔ اگر یمن میں باغی کامیاب ہو گئے تو نہ صرف عرب غیر مستحکم ہوگا بلکہ اس کے اثرات پوری دنیا پر پڑیں گے۔

سعودی عرب کا ساتھ دینا چاہیے

✽ ہری پور..... یمن کے حالات پر قابو پانے کے لیے پاک فوج کو سعودی حکومت کا ساتھ دینا چاہیے، سعودی حکومت کے احسانات کا بدلہ دینے کا اچھا وقت ہے پاکستان اور سعودی دوستی کے امتحان کا وقت ہے اگر پاکستان ناکام ہو جاتا ہے تو شاید پاکستان ایک اچھے دوست سے محروم ہو جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار اہلحدیث یوتھ فورس خیبر پختونخواہ کے جنرل سیکرٹری حبیب الرحمن علوی نے اے وائے ایف ہری پور کے جوانوں کے وفد سے اظہار خیال کرتے ہوئے کیا، انہوں نے مزید کہا ہے کہ سعودی حکومت نے پاکستان سے مدد مانگ کر ہمیں حرمین کے تحفظ کے لیے منتخب کیا ہے یہ بھی پاکستان کا اعزاز ہے۔

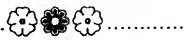
بقیہ

شاہ سلمان بن عبدالعزیز

دیتی ہے اور شاہ سلمان کا یہ رویہ اسی سعودی شرعی نظام حکومت کا مظہر تھا کہ آنے والے مہمان کی توہین کرنا اور نہ ہی سعودی تکبر مقصود تھا۔ البتہ سعودی شرعی ثقافت و تاریخ کا مظاہرہ ضروری تھا کہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے اس جرأت مندانہ رویے سے نہ صرف یہ کہ سعودی خاندان کی اسلامی دنیا میں عزت و وقار میں اضافہ ہوا بلکہ وہ ساری دنیا کا امام بن گیا ہے۔ اس میں تمام اسلامی ممالک کے لیے ایک سبق ہے جو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے۔ سعودی خاندان کی روایت ہے کہ بچوں کی دینی تعلیم کے لیے محل میں علماء کی ایک جماعت موجود ہوتی ہے جو ان شہزادگان کے قلوب و اذان کو قرآن و سنت کے نور سے منور کرتی ہے۔ ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ سعودی شہزادہ پہلے عالم دین بنتا ہے اس کے بعد وہ عصری علوم کے حصول کے لیے کوشاں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکمران تھوڑی بہت بشری کمزوریوں کے باوجود نماز روزے اور حج وغیرہ کے پابند اور زہد و تقویٰ سے مزین نظر آتے ہیں۔ سعودی حکمرانوں کی دینی خدمات حرمین شریفین کی توسیع اور زائرین و حجاج کرام کی خدمات کو کہاں تک بیان کریں بس یہی کہتا ہوں کہ

﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾

آخر میں ضرور کہوں گا کہ سعودی حکمران ارکان اسلام کی پابندی اور شعائر اسلام کی تعظیم و تکریم علماء کرام کی توقیر میں اب امت مسلمہ کے حکمرانوں کے لیے مشعل راہ اور سنگ میل ہیں۔



تحفظ حرمین ہم پر فرض ہے

ایبٹ آباد..... حرمین شریفین کا تحفظ ہم پر فرض ہے جانی و مالی قربانی دے کر حرمین کا تحفظ کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار عبید الرحمن مدنی صدر الہدیٰ سنوڈنس فیڈریشن خیبر پختونخواہ نے اے ایس ایف کی میننگ سے خطاب کرتے ہوئے کیا میننگ میں مولانا سرفراز خان فاروقی مولانا ساجد ربانی سردار زاہد ہارون عامر زیب قاری مظہر شیرعلی قاری عبداللہ نے شرکت کی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دفاع حرمین شریفین ریلی کی جھلکیاں

لاہور..... ریلی ناصر باغ سے شروع ہوئی اور چیئرنگ کراس پر ختم ہوئی ریلی کے شرکاء نے پارٹی کے پرچم بینرز اور پلے کارڈ اٹھار کھے تھے جس پر سعودی عرب کے حق میں نعرے درج تھے۔ شرکاء نے شاہ سلمان پر پروفیسر ساجد میر اور حافظ عبدالکریم کی تصاویر والے پلے کارڈ بھی اٹھا رکھے تھے۔ ریلی میں اہل حدیث یوتھ فورس اور اہل حدیث سنوڈنس فیڈریشن کے ڈنڈا بردار جوان بھی شریک تھے۔ ریلی کی سیکورٹی کے لیے اہل حدیث یوتھ فورس کے ارکان مامور تھے۔ شدید گرمی کے باعث شرکاء کے لیے پانی کا انتظام بھی تھا۔ جلوس کے شرکاء کے لیے پانی کی سبیلیں لگائی گئی تھیں۔ سٹیج سے مسلسل سعودی عرب کے حق میں نعرے لگائے جاتے رہے۔ جلسہ گاہ میں موجود کارکنوں نے پروفیسر ساجد میر کے پوسٹر بھی اٹھا رکھے تھے۔ جلسہ گاہ میں قلعیاں پانی کی بوتلیں پاپڑ پنے چاٹ آئسکریم بیچنے والے بڑی تعداد میں موجود تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی ریلی میں ہزاروں کارکنوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ چیئرنگ کراس کے وسیع و عریض چوک میں تاحہ نظر سربہ سرفراز ہے تھے۔ ریلی کے شرکاء نے ہز بلالی پرچم پارٹی پرچم اور شاہ سلمان کے پوسٹر اٹھا رکھے تھے۔ کارکنوں کا کہنا تھا کہ ہم دل و جان سے سعودی عرب کے ساتھ ہیں۔ لاہور پولیس نے دفاع حرمین ریلی کے موقع پر سیکورٹی کے فول پروف انتظامات کیے تھے پولیس نے ریلی کی طرف جانے والے تمام راستوں اور محنت گلیوں کو خواردار تاریں لٹوہے کے بیریز اور قاتلین لگا کر بند کر دیا تھا۔ ریلی میں جانے کے لیے ایک ہی راستہ کھولا گیا تھا کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہو سکے۔ پروفیسر ساجد میر نے شہباز شریف کے لگے ہوئے پوسٹر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ چھوٹے میاں صاحب تو مسکرا رہے ہیں اور مطمئن دکھائی دے رہے ہیں بڑے میاں صاحب بھی ہمت دکھائیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ یہ ریلی نہیں ریلا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے انٹرنیشنل میڈیا کے لیے انگریزی میں خطاب کیا۔ انٹرنیشنل میڈیا کی بڑی تعداد بھی کورج کے لیے موجود تھی۔ ریلی کی کورج بلیک پیڈ کے ذریعے بھی کی جاتی رہی۔ ریلی طویل مسافت کی وجہ سے مقررہ وقت سے 2 گھنٹے تاخیر سے پہنچی۔ ریلی میں کفن بردار جوانوں کا ایک گروپ بھی شریک تھا۔

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ سے پاکپتن کے وفد کی ملاقات

مؤرخہ 16/4/2015 کو پاکپتن سے ایک وفد جس میں قاری محمد یعقوب طاہر ناظم ضلع پاکپتن مفتی نور احمد صدر جمعیت علماء اسلام (ف) تحصیل پاکپتن کے صدر ڈاکٹر عبدالقدوس اور عبدالقیوم شامل تھے ملاقات کے دوران ناظم اعلیٰ سے جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا جس میں گرفتار ساتھیوں کا معاملہ پیش کیا۔ ناظم اعلیٰ صاحب نے بتایا کہ اسی سلسلہ میں میری میاں شہباز شریف صاحب سے ملاقات ہوئی ہے اور وہ لسٹ جو پاکپتن سے ملی تھی ان کو پیش کر دی گئی ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد گرفتار ساتھیوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ ناظم ضلع پاکپتن نے رہا شدہ (۷) ساتھیوں کی تفصیل پیش کی اور مفتی نور احمد صاحب نے ناظم اعلیٰ سے گفتگو کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور بلا تفریق علماء کرام و کارکنان کی رہائی کے لیے مزید کوششیں تیز کرنے کی درخواست کی۔ یاد رہے کہ ضلعی ناظم نے DCO + DPO سے ملاقات کی صورتحال سے بھی آگاہ کیا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع پاکپتن کی جماعتی کارکردگی پیش کی۔ (منجانب: عبدالرحیم قریشی ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب)

دینی مدارس/جامعات کے ناظمین تجویز فرمائیں

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان نے سالانہ امتحانات 1436ھ کے سوالات کا انداز (پیٹرن) تبدیل کر دیا ہے۔ زیرِ بحث تمام مدارس/جامعات کے ناظمین کو ماڈل پیپر زار سال کئے جا چکے ہیں۔ ناظمین اور اساتذہ سوالات کے انداز اور سلوب کو اچھی طرح سمجھ لیں اور اس کے طریقے کار سے طلبہ و طالبات کو آگاہ فرمادیں۔ معروضی سوالات کا دورانیہ 30 منٹ ہوگا۔ امتحان شروع ہوتے ہی معروضی سوالات دیئے جائیں گے۔ اور 30 منٹ کے بعد نگران امتحانات واپس لے لیں گے۔ تفصیلی سوالات کے لیے 02:30 گھنٹے ہونگے۔ اس ضمن میں کسی استفسار یا وضاحت کی ضرورت ہو تو دفتر وفاق رابطہ کریں منجانب: پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی ناظم امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

حاجی عبدالرزاق صاحب کی سفر عمرہ سے واپسی!

حاجی عبدالرزاق صاحب ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سعادت عمرہ حاصل کرنے کے بعد ۲۱ اپریل کی صبح کو سعودی عرب سے واپس لاہور پہنچے ہیں۔ ایئرپورٹ پر ان کے عزیز واقارب اور احباب جماعت نے ان کا استقبال کیا۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کے عمرہ کو قبول فرمائے۔ ادارہ اس سعادت پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ (ادارہ)

عرفان صدیقی سے ملاقات

وزیر اعظم نواز شریف کے معاون خصوصی برائے قومی امور عرفان صدیقی نے کہا ہے کہ پاک چین اقتصادی راہداری منصوبے سے پاکستان میں تعمیر و ترقی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ وہ مسلم لیگ (ن) اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے راہنما حافظ شفیق کاشف کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے جنہوں نے وزیر اعظم کے معاون خصوصی کا لاہور نجی دورے پر آتے ہوئے سیال موٹر موٹروے پر استقبال کیا انہوں نے کہا کہ چینی صدر کا دورہ پاکستان تاریخی اہمیت کا حامل ہے اور اس دورے میں ہونے والے 46 ارب ڈالر کے معاہدے قرض نہیں بلکہ پاکستان میں سرمایہ کاری ہے جس سے پاکستان کو معاشی و اقتصادی لحاظ سے استحکام میں بڑی مدد ملے گی اور روزگار کے لاکھوں نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ گوارہ کے بڑے تجارتی مرکز بننے سے بلوچستان کی محرومیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔ عرفان صدیقی نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی درست سمت اور سنجیدگی کا اندازہ 18 ماہ کی کارکردگی سے لگایا جاسکتا ہے جب حکومت میں آئے تھے تو پاکستان کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر 8 ارب ڈالر تھے جس میں سرکاری تین ارب اور 5 ارب لوگوں کے تھے آج پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 18 ارب ڈالر سے تجاوز کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے راہنما شفیق کاشف نے عرفان صدیقی کو فیصل آباد کے دورے کی دعوت دی۔ وزیر اعظم کے معاون خصوصی اگلے ہفتے فیصل آباد کا دورہ۔

تبدیلی ایڈریس

حفظ و تجوید قراءت کی معیاری درس گاہ ربانیہ اسلامک سنٹر کو جرنال طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر نئی بلڈنگ میں شفٹ ہو گیا ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحمد ہزاروی صاحب اس ادارے کے مہتمم ہیں۔

المعلن: (قاری) عنایت اللہ ربانی کاشمیری خادم ربانیہ اسلامک سنٹر جامع مسجد مدنی الجہدیت ہاشمی کالونی نزد کنکٹی والا جی ٹی روڈ گو جرانوالہ

مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ کی فیروز ٹوائل میں تشریف آوری

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام اجتماعی خطبہ جمعہ المبارک 17 اپریل 2015ء کو مرکزی جامع مسجد اہل حدیث فیروز ٹوائل میں ہوا۔ خطبہ جمعہ کے لیے مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ تشریف لائے۔ ان کے استقبال کے لیے بینرز، فلیکسز اور اشتہارات لگائے گئے۔ استقبال کرنے والوں میں حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر AYF پاکستان، حافظ شریف اللہ شاہ خطیب UK، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف، محمد عبداللہ یزدانی، مولانا جبار اللہ ضیاء، حافظ عبدالشکور ترمذی، محمد جعفر کھرل اور حافظ عبدالرحمن مدنی سمیت متعدد کارکنان موجود تھے۔ خطبہ جمعہ المبارک میں جناب ناظم اعلیٰ نے بڑے خوبصورت انداز میں مسلک اہل حدیث کی حقانیت پر مدلل گفتگو فرمائی۔ نیز سعودی حکومت اور اسلام کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ان کو ہر قسم کا تعاون دلانے کا یقین دلایا۔ یمن میں حوثی باغیوں کی مذمت اور ان کے خلاف سعودی اقدام کی حمایت کا اعلان کیا اور شرکائے جمعہ سے وعدہ لیا کہ وہ امیر محترم پروفیسر سینیئر ساجد میر کی قیادت میں ان کی ہر کال پر لبیک کہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین جیسی مقدس و محترم کوئی دوسری بستی نہیں جو میلی آنکھ حرمین شریفین کی طرف اٹھے گی اسے پھوڑ دیں گے۔ پیغام چینل کے نوجوانوں نے خطبہ جمعہ المبارک کی کوریج کی۔ علاقہ بھر کے ہزاروں افراد نے خطبہ جمعہ میں شرکت کر کے اتفاق و اتحاد کا ثبوت دیا۔ یوں ایک خوبصورت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ بعد نماز جمعہ حافظ صاحب کے اعزاز میں نظم پڑھاندا گیا جس میں جماعتی ذمہ داران نے بھی شرکت کی اور حافظ صاحب کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور گرجوٹی اور دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کیا گیا۔ نیز ہم حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر AYF پاکستان کا اس دینی تقریب کو کامیاب کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

رپورٹ: محمد عمران مجاہد۔ فیروز ٹوائل (شیخوپورہ)

حاجی نذیر احمد انصاری کو صدمہ!

ہفتہ رفتہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ممتاز راہنما حاجی نذیر احمد صاحب انصاری کا 12 سالہ بھانجا دیوار کے نیچے آکر جاں بحق ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی صاحب ان دنوں سعودی عرب میں تھے وہ اپنی ضروری مصروفیات چھوڑ کر فوری طور پر پاکستان پہنچے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ادارہ حاجی صاحب کے اس غم میں شریک ہے اور مرحوم کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے۔ (ادارہ)

طبیب الرحمن فاروقی۔ بعد ازاں تحفظ حرمین شریفین کے موضوع پر تمام اہل حدیث مساجد میں خطبہ جمعہ ہوا۔

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جہانیاں کے امیر چوہدری عنایت اللہ بھٹی ناظم مولانا عبدالرحمن سلفی ڈاکٹر محمد اقبال حنیف، مولانا محمد اکرم راقم، مولانا عبدالشکور اور دیگر کارکنان نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بیٹ کی والدہ محترمہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے لواحقین کے لیے صبر جمیل اور مرحومہ کے لیے مغفرت تادمہ کے لیے کی دعا کی۔

دعا گو: شفیق الرحمن، جنرل سیکرٹری AYF

چک 136 دس۔ آرجہانیاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ کا انتخاب

3 اپریل 2015ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد اقصیٰ الجہدیت (حضرت شیخ القرآن والی) شیخوپورہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث شیخوپورہ کا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل شی کاہنہ کے اراکین منتخب ہوئے۔ سرپرست: حافظ محمد فاروق محمدی۔ سرپرست: حافظ عبداللطیف۔ امیر: قاری عزیز الرحمن عزیز۔ سینئر نائب امیر: حاجی غلام رسول درک نائب امیر: حافظ محمد عباس نائب امیر محمد یونس شاہ بھٹی ناظم: مولانا حافظ محمد نعمان حمید نائب امیر: حافظ محمد رفیق ساجد نائب ناظم: حافظ یوسف تبسم ناظم مالیات: شیخ محمد شفیق عابد نائب ناظم مالیات: میاں محمد اشرف ناظم تبلیغ: مولانا حبیب الرحمن سلفی نائب ناظم تبلیغ: حافظ عبدالنسان طاہر نائب ناظم تبلیغ: مولانا حافظ محمد صغیر ناظم نشر و اشاعت: محمد یوسف مغل نائب ناظم نشر و اشاعت: حافظ

مہر محمد حسین کوئلہ دیوان کا انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت اہل حدیث کوئلہ دیوان تحصیل جام پور کے امیر جناب مہر محمد حسین 15 اپریل بروز بدھ نشتر ہسپتال ملتان میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مہر صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب علیل تھے۔ مرحوم کوئلہ دیوان کے بانی جماعت تھے۔ بہترین حاضر جواب مبلغ تھے۔ مسلک الہدیت سے وابستہ تھے۔ بہترین رکھنے والے تھے۔ ان کی تبلیغ سے بہت سے لوگوں نے مسلک الہدیت قبول کیا۔ ان کی وفات سے جماعت ایک مخلص اور فعال ساتھی سے محروم ہو گئی۔ اطلاع ملتے ہی سلفی امیر مولانا محمد یونس راہی، تحصیل امیر ملک راشد عمران اعوان تحصیل ناظم مولانا محمد اسماعیل ساجد مولانا محمد لیاقت صدیقی، حاجی محمد اصغر محمد ابوبکر سلفی، تنویر الحق سلفی کوئلہ دیوان پہنچے۔ قرب وجوار سے کثیر تعداد میں احباب جماعت اور مختلف شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات شریک جنازہ ہوئے۔ امیر ضلع مولانا محمد یونس صاحب راہی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبل نماز جنازہ مولانا محمد اسماعیل ساجد نے مرحوم کی جماعتی ودینی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہیں مقامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ احباب جماعت مرحوم کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کریں۔

منجانب: حافظ عبدالرحمن سلفی، ناظم ضلع راجن پور
راقم الحروف کے سپرد چوہدری نصر اللہ سلمیٰ گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے ان کی نماز جنازہ مولانا محمد ابراہیم محمدی نے پڑھائی، نماز جنازہ میں چوہدری نذیر احمد اسد چوہدری بشیر احمد بشر حافظ عبدالغفار ریحان حافظ یوسف مجاہد سمیت بہت سے احباب شریک ہوئے، قبر پر حافظ منظور احمد نے دعا کروائی۔
منجانب: منور کابلو، ناظم رابطہ تحصیل ظفر وال

ایوب سجاد مولانا عابد الرحمن رندھاوا میاں محمد حنیف حافظ عمران شاہ کر و دیگر نے شرکت کی۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

مرکزی جمعیت تحصیل ساہیوال کا افتتاحی اجلاس

23 مارچ کو امیر تحصیل ساہیوال مولانا محمد شفیع کی دعوت پر زیر صدارت حافظ محمد ظفر اللہ خاں چیئرمین سنابل ایجوکیشنل کمپلیکس ساہیوال و امیر ساہیوال R-62/4 میں پہلا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں ارکان شوریٰ تحصیل ساہیوال بالخصوص ذمہ داران تحصیل اور ضلع تشریف لائے۔ شرکاء نے تبلیغی پروگراموں کو آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنے میزبان مولانا محمد شفیع کو خراج تحسین پیش کیا، آخر میں امیر ضلع حافظ محمد ظفر اللہ خاں نے صدارتی کلمات میں ضلع ساہیوال، موسسہ الخیرینہ پیغام ٹی وی پنجاب کا بیڑہ اور ضلع ساہیوال کی کارکردگی کو حوصلہ افزا قرار دیا اور فرمایا کہ شہر ساہیوال بھی جماعتی نظم کو آگے بڑھائے۔ ضلع ساہیوال پورا تعاون کرے گا اور تحصیل ساہیوال نے ناظم تبلیغ ساہیوال کو تبلیغی پروگرام تشکیل دیں تحصیل ساہیوال کا آئندہ اجلاس 19 اپریل کو مرکز حسن بن علی ہڑپہ اسٹیشن میں منعقد ہوگا۔

مرزا محمد یوسف عابد، سیکرٹری اطلاعات ضلع ساہیوال

مرکزی جمعیت الہدیت AYF گوجرہ کا مشترکہ اجلاس

مرکزی جمعیت والہدیت یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران کا مشترکہ اجلاس 31 مارچ بروز منگل مرکزی جامع مسجد اہل حدیث محلہ انصار کالونی گوجرہ میں زیر صدارت امیر تحصیل حافظ محمد اسلم جٹ منعقد ہوا۔ ناظم میاں محمد افضل نے سابقہ اجلاس کی رپورٹ اور ناظم مالیات مولانا عدنان افضل نے فنڈز کے بارے میں تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ فیصلہ ہوا کہ تحصیل گوجرہ میں تمام تنظیمی پروگرامز مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس کے مشترکہ پلیٹ فارم سے منعقد کیے جائیں گے۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ گوجرہ میں سعودی عرب سے نیچہتی کے لیے تحفظ حرمین شریفین ریلیاں نکالی جائیں گی۔ ناظم نشر و اشاعت محمد سرفراز حسن کی جانب سے شرکائے اجلاس کی تواضع کی گئی۔ اجلاس میں ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، ملک محمد ارشد میاں محمد سلیم، مولانا غلام مرتضیٰ عابد مولانا نیاز الہی گوری، محمد

مرکزی جمعیت و AYF ضلع سرگودھا کی تبلیغی سرگرمیاں

تمام پروگرامز مولانا سرفراز احمد امیر ضلع سرگودھا و حافظ عبدالغفور صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔
پہلا پروگرام..... 22 فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث 89 شمالی میں منعقد ہوا جس میں حافظ مظہر الاسلام نے شاندار خطاب کیا۔
دوسرا پروگرام..... 27 فروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث چک 90 شمالی حافظ عمر والی میں منعقد ہوا جس میں مولانا تاج کاشف علی نے درس قرآن و حدیث ارشاد فرمایا۔
تیسرا پروگرام..... 27 فروری بروز جمعہ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک 85 شمالی میں منعقد ہوا جس میں حافظ مظہر الاسلام نے خطاب کیا۔
چوتھا پروگرام..... 7 مارچ بعد نماز عشاء بروز ہفتہ جامع مسجد اہل حدیث چک 58 جنوبی ڈوگراں والا میں منعقد ہوا جس میں مولانا سرفراز احمد امیر ضلع سرگودھا اور قاری محمد اقبال صاحب نے خطابات کیے۔

پانچواں پروگرام..... 8 مارچ بعد نماز فجر مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک 113 جنوبی میں منعقد ہوا جس میں قاری محمد اقبال قصوری صاحب نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔
چھٹا پروگرام..... تحصیل سلانوالی کا دورہ مولانا تاج کاشف علی جنرل سیکرٹری AYF ضلع سرگودھا اور حافظ مظہر الاسلام صدر AYF تحصیل سرگودھا نے کیا جس میں مولانا عبدالرحمن سلفی امیر تحصیل سلانوالی سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیال ہوا اور چک 126 جنوبی میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔ تمام پروگرام الحمد للہ کامیاب رہے۔
ذیشان اکرم رانا، سیکرٹری نشر و اشاعت AYF ضلع سرگودھا

جوہر نایاب

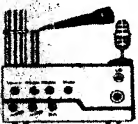
جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک نایاب "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



بدھ ایئر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا سیکر چوک نزد دھڑی کالج گوجرانوالہ

اور
فاضلہ الشیخ
جناب
ڈاکٹر عبدالکریم
حافظ
کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر

کو سینئر
مختار
اور مرکزی جمعیت
الہدیٰ پاکستان کے
ایک بار پھر بلا مقابلہ
امیر منتخب ہونے پر

پروفیسر
جناب
سینئر
ساحد میر
حافظ

جناب
عاجی عبدالرزاق
کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر

پروفیسر حافظ عبدالستار مامد میاں محمود عباس اور مولانا مبشر احمد مدنی کو
بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر

اس کے علاوہ

بہت بہت مبارکباد

منجانب

قاری عبدالغفور راشد | چونگی امر سہولہ ہور | 0313-6529093
0301-4559652

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (دریوز)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، مارشلائز اور مختلف سپیکر سسٹم اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

ایمپورٹڈ
U.P.S

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پوربائیں ایم اکرام مغل (مارکیٹ)

پراسرار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر
ایڈوانسڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، مارشلائز اور مختلف سپیکر سسٹم اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

الکرمل ڈیوڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائز

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائی دستیاب ہے۔

نامی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

محمد رفیق ربانی
0343-6007696

فون نمبر 055-4212804, 4226706-0300-6430029

اعلان داخلہ

دینی اور عصری علوم کے حسین استخراج کا مندر دار دارہ
مرکز ابن مسعود اسلامی
(ابن مسعود اسلامک سنٹر)



والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل اور بہترین تعلیم و تربیت کیلئے
مرکز ابن مسعود اسلامی کا انتخاب فرمائیں۔

محدود نشستیں

خصوصیات و امتیازات

- 1 پانچ سالہ درس نظامی
- 2 وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات کا اہتمام
- 3 نحو و صرف کے اجراء اور ادب و انشاء کی طرف خصوصی توجہ
- 4 میٹرک - ایف - اے، بی - اے کی تعلیم (لازمی)
- 5 کمپیوٹر تعلیم
- 6 بی - اے (2014) کا شاندار سو فیصد رزلٹ
- 7 طلباء کی تحریری و تبلیغی تربیت کیلئے ہفتہ وار بزم ادب اور ماہانہ مناظرہ و مقابلہ جات کا اہتمام
- 8 فن تحریر کی عملی تربیت کے لئے مجلہ (نداء المرکز) کا اجراء
- 9 خوبصورت لائبریری اور اخبارات و رسائل کا انتظام
- 10 نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کے لئے خصوصی انعامات اور ماہانہ سکالرشپ
- 11 محنتی اور قابل شاف
- 12 پرسکون اور صاف ستھرا تعلیمی ماحول
- 13 قیام و طعام کا بہترین معیاری انتظام
- 14 درسی کتب اور علاج و معالجہ کی مفت فراہمی
- 15 لوڈ شیڈنگ کا متبادل انتظام

مصلیٰ المکرم

مولانا محمد شفیع مدنی

J3/504 جوہر ٹاؤن نزد ایکسپریس سٹریٹ ہور

0300-4458717, 0331-4597493

میٹرک پاس یا میٹرک کے امتحان سے فارغ طلباء کے لئے داخلہ جاری ہے۔

نئی کلاسز کا آغاز **یکم مئی** سے ہوگا۔ انشاء اللہ

محبون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ

دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا

اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب ادراک	درق نقرہ	ختم خرو
آب بخی	آب لیم	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مردارید	درق طلاء	کشیڑ	بازر نجوید
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	ختم کابو	درق حقیری
صندل سفید	طباشر	آملہ	جوہر جان	مغز بوز
کل دھنی	الاجی خورد	کبر باشی	بہمن سرخ	

پاکستان
بھرمیں



ہوم ڈسٹریبیوٹری
0314-3085577

مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

محبون قوت اعصاب زعفرانی

133 اجزاء کا کسیر مرکب

- ☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
- ☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
- ☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
- ☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
- ☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید



زعفران	جانفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرم	جوہر آہن
مصلی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سکھاڑا	کستہ چاندی
مردارید	دارچینی	اکر	الاجی خورد	چغ کا کج	لکھنؤ داخر
درق طلاء	لوک	مائیں	الاجی کلاں	چغ مشق پچہ	33 اجزاء
درق نقرہ	گوند کیکر	جز موسکے	ترنجبین	بالچہر	
مغز چاندورہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

اسطوانہ حج و عمرہ سروسز

(پرائیویٹ) لمیٹڈ

انرومنٹ نمبر

13407

خصوصیات

- قریب ترین رہائش
- زیارتوں کا اہتمام
- رہنمائی کے لئے گائیڈ
- اکانومی ٹیکج کے ساتھ ساتھ
- 3-4-5 سٹارٹنگ کی سہولت
- لاہور جدہ لاہور کنفرم ٹکٹ

زیرِ غمان
شہداء اسلام
تذکرہ احمد سحابی
حفظہ اللہ

آفس منیجر: حافظ عبدالرحمن کرامت
رمضان المبارک کی بکنگ جاری ہے
ارجنٹ عمرہ ویزہ حاصل کریں۔

ہمارے ہاں تمام ایئر لائنز
کی ٹکٹیں دستیاب ہیں

دستاویزات

- 8 ماہ تک کارآمد پاسپورٹ
- بچوں کا ب فارم
- 4 عدد بلیو بیک گراؤنڈ تصاویر
- پولیو کارڈ
- اصل شناختی کارڈ

چیف ایگزیکٹو

حکیم کرامت اللہ
ریٹائرڈ میجر OT

زیر سرپرستی

محمد زبیر مجاہد
ایمر ریزی جمعیت اہلحدیث تحصیل تھکی

ہیڈ آفس: 60 ماڈرن کالونی نزد امتیاز ہائی سکول پیکورڈ کوٹ لکھپت لاہور۔ فون: 042-35943765 ٹیکس: 042-35943766

موبائل: 0334-1452410, 0300-4619256, 0323-4619256

E-mail: astawana.hajj@yahoo.com, astawana.hajj@gmail.com

کاروان تحفظ حرمین شریفین

کی شاندار کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور

قائدین، منتظمین، معاونین،

علماء کرام اور کارکنان کو

مبارکباد پیش کرتے ہیں

تحصیل ظفر وال

0303-6004005
0333-7384580

منجانب چوہدری محمد منور کاہلوں

مسجد آریت



مرکز اُم القریٰ لِلدِّیْنِ اِسْلَامِیہ دُفوق آباد
شیخوپورہ پنجاب پاکستان

بجائے محبت
شیریں صبا
صدر انور و سرگرم پاکستان

تقاسیم
انحلام

وفد علیہ السلام
میں سے
میرزا محمد شفیع

8 مئی 2015
بروز
جمعۃ المبارک
نماز مغرب تک

15 ویں سال
میں
میں

حافظ عبد الجبار صاحب
آغا محمد

حافظ عبدالرحیم صاحب
سعودی عرب

بخاری حریف کی آخری حدیث پر خطبہ محمد ارشاد فرمائیں گے
فضیلہ اشع غنیب عرب و عجم صنف کتب کثیرہ و صحاح ستہ
حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر سید طالب الرحمن صاحب
آف اسلام آباد

بابی علی محمد صاحب
رحمت اللہ علیہ

عبدالوحید صاحب
پاکستان

فدا الرحمن صاحب
پاکستان

محمد سلیمان اثری
پاکستان

قاری محمد اقبال
پاکستان

مولانا محمد عبدالرشید صاحب
آف گوبراوالہ

ڈاکٹر مسعود اظہر عبدالرشید صاحب
پاکستان

مبشر احمدی صاحب
پاکستان

عبدالباسط صاحب
پاکستان

محمد سلیمان بلوچ صاحب
پاکستان

عبدالرزاق طاہر صاحب
پاکستان

عبدالستار نجم صاحب
پاکستان

عبدالرشید صاحب
پاکستان

خواتین کانفرنس
جس میں ملک بھر سے جید مبلغات
خطابات فرمائیں گی

امان اللہ مجاہد مرکز اُم القریٰ لِلدِّیْنِ اِسْلَامِیہ دُفوق آباد
شیخوپورہ پنجاب پاکستان

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

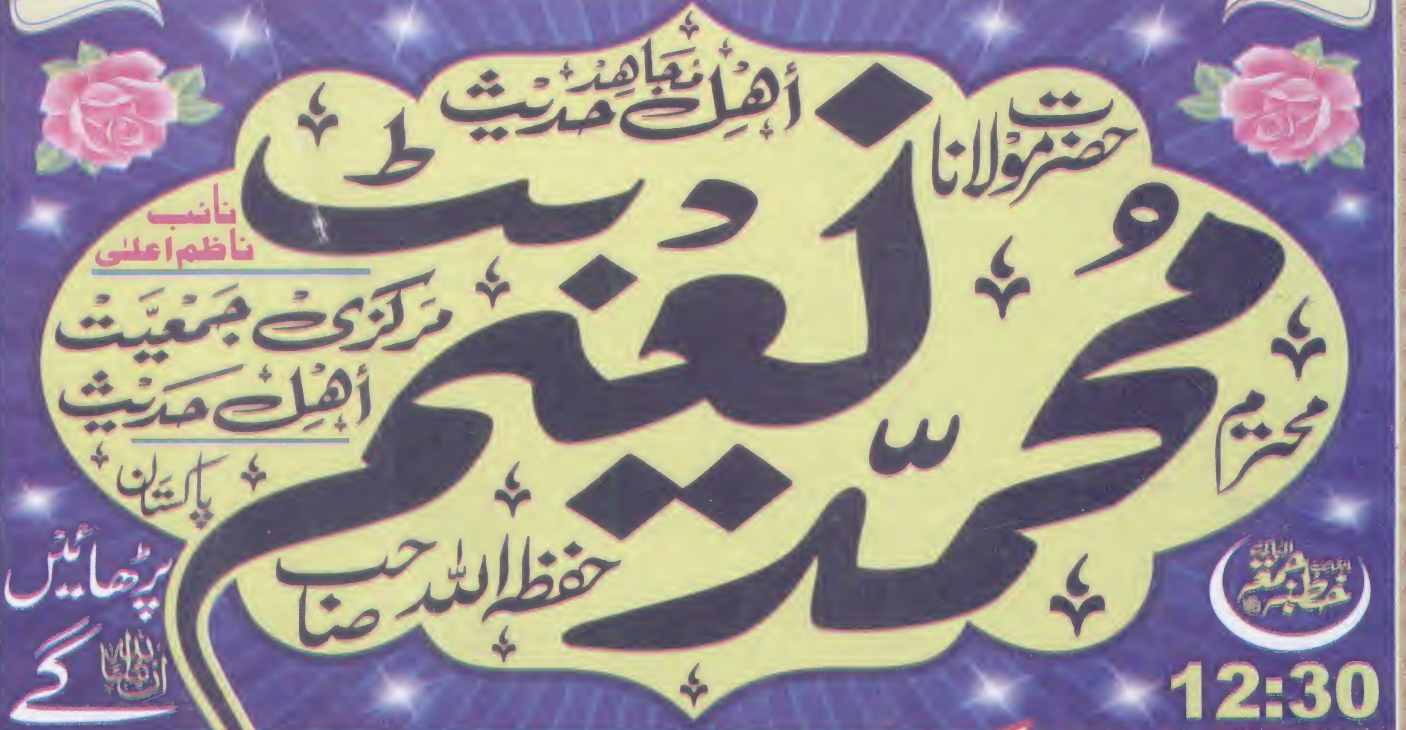
042-37722876

CPL No
116



پنڈی
بھٹیاں

جَامِعِ سُبْحٰنِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَهْلُ عِلْمِ حَدِيثِ



مَجْلَدُ جَامِعِ سُبْحٰنِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَهْلُ عِلْمِ حَدِيثِ

0300-7746313 0321-4943909 0301-6646208-0302-4142945

محرم الشرف
مولانا

0301

0300

0301-6646208-0302-4142945